Postal Reg.No:PB-0258/2002

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 51

شمارہ 5

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

15 ذیقعدہ 1422 ہجری 30 صلح 1381 ہش 30 جنوری 2002ء

## اخبار احمدیہ

قادیان 26 جنوری 2002ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔
کل حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت رزاق کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔
پیارے آقا کی صحت و سلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

# اس عاجز غلام احمد قادیانی کی آسمانی گواہی طلب کرنے کے لئے دعا

اور

# حضرت عزت سے اپنی نسبت آسمانی فیصلہ کی درخواست

اگر میں تیرا مقبول ہوں تو میرے لئے آسمان سے ان تین برسوں کے اندر گواہی دے
تا ملک میں امن اور صلحکاری پھیلے اور تا لوگ یقین کریں کہ تو موجود ہے اور دعاؤں کو سنتا ہے

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام﴾

ذیل میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا لکھی جاتی ہے جو آپ نے 5 نومبر 1899ء میں تحریر فرمائی اور جس میں تین سال کے اندر یعنی دسمبر 1902ء تک اللہ تعالیٰ سے ایک آسمانی فیصلہ کی درخواست کی گئی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں ٹھیک سو سال بعد پھر نہایت شان سے پوری ہو رہی ہیں اس اعتبار سے 1902ء کو 2002ء سے ایک نسبت ہے۔ واللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّواب

اے میرے حضرت اعلیٰ ذوالجلال قادر قدوس حیّ و قیوم جو ہمیشہ راستبازوں کی مدد کرتا ہے تیرا نام ابدالآباد مبارک ہے۔ تیرے قدرت کے کام کبھی رک نہیں سکتے تیرا قوی ہاتھ ہمیشہ عجیب کام دکھلاتا ہے۔ تو نے ہی اس چودھویں صدی کے سر پر مجھے مبعوث کیا اور فرمایا کہ "اٹھ کہ میں نے تجھے اس زمانہ میں اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چنا" اور تو نے ہی مجھے کہا کہ "تو میری نظر میں منظور ہے میں اپنے عرش پر تیری تعریف کرتا ہوں" اور تو نے ہی مجھے فرمایا کہ "تو وہ مسیح موعود ہے جس کے وقت کو ضائع نہیں کیا جائے گا" اور تو نے ہی مجھے مخاطب کر کے کہا کہ "تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید" اور تو نے ہی مجھے فرمایا کہ "میں نے لوگوں کی دعوت کے لئے تجھے منتخب کیا ان کو کہہ دے کہ میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں اور سب سے پہلا مومن ہوں" اور تو نے ہی مجھے کہا کہ "میں نے تجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تا اسلام کو تمام قوموں کے آگے روشن کر کے دکھلاؤں اور کوئی مذہب ان تمام مذہبوں میں سے جو زمین پر ہیں برکات میں، معارف میں، تعلیم کی عمدگی میں خدا کی تائیدوں میں، خدا کے عجائب غرائب نشانوں میں اسلام سے ہمسری نہ کر سکے" اور تو نے ہی مجھے فرمایا کہ "تو میری درگاہ میں وجیہہ ہے میں نے اپنے لئے تجھے اختیار کیا"

مگر اے میرے قادر خدا تو جانتا ہے کہ اکثر لوگوں نے مجھے منظور نہیں کیا اور مجھے مفتری سمجھا اور میرا نام کافر اور کذاب اور دجال رکھا گیا۔ مجھے گالیاں دی گئیں اور طرح طرح کی دل آزار باتوں سے مجھے ستایا گیا اور میری نسبت یہ بھی کہا گیا کہ "حرام خور لوگوں کا مال کھانے والا، وعدوں کا تخلف کرنے والا، حقوق کو تلف کرنے والا، لوگوں کو گالیاں دینے والا، عہدوں کو توڑنے والا اپنے نفس کے لئے مال کو جمع کرنے والا اور شریر اور خونی ہے"

یہ وہ باتیں ہیں جو خود ان لوگوں نے میری نسبت کہیں جو مسلمان کہلاتے اور اپنے تئیں اچھے اور اہل عقل اور پرہیزگار جانتے ہیں اور ان کا نفس اس بات کی طرف مائل ہے کہ درحقیقت جو کچھ وہ میری نسبت کہتے ہیں سچ کہتے ہیں۔ اور انہوں نے صدہا آسمانی نشان تیری طرف سے دیکھے مگر پھر بھی قبول نہیں کیا وہ میری جماعت کو نہایت تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں ہر ایک ان میں سے جو بدزبانی کرتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ بڑے ثواب کا کام کر رہا ہے۔ سوائے میرے مولیٰ قادر خدا! اب مجھے راہ بتلا اور کوئی ایسا نشان ظاہر فرما جس سے تیرے سلیم الفطرت بندے نہایت قوی طور پر یقین کریں کہ میں تیرا مقبول ہوں اور جس سے ان کا ایمان قوی ہو اور وہ تجھے پہچانیں اور تجھ سے ڈریں اور تیرے اس بندے کی ہدایتوں کے موافق ایک پاک تبدیلی ان کے اندر پیدا ہو اور زمین پر پاکی اور پرہیزگاری کا اعلیٰ نمونہ دکھلاویں اور ہر ایک طالب حق کو نیکی کی طرف کھینچیں اور اس طرح پر تمام قومیں جو زمین پر ہیں تیری قدرت اور تیرے جلال کو دیکھیں اور سمجھیں کہ تو اپنے اس بندے کے ساتھ ہے اور دنیا میں تیرا جلال چمکے اور تیرے نام کی روشنی اس بجلی کی طرح دکھلائی دے کہ جو ایک لحظہ میں مشرق سے مغرب تک اپنے تئیں پہنچاتی اور شمال و جنوب میں اپنی چمکیں دکھلاتی ہے۔ لیکن اگر اے پیارے مولیٰ میری رفتار تیری نظر میں اچھی نہیں ہے تو مجھ کو اس صفحہ دنیا سے مٹا دے تا میں بدعت اور گمراہی کا موجب نہ ٹھہروں۔

میں اس درخواست کے لئے جلدی نہیں کرتا۔ تا میں خدا کے امتحان کرنے والوں میں شمار نہ کیا

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

جاؤں۔ لیکن میں عاجزی سے اور حضرت ربوبیت کے ادب سے یہ التماس کرتا ہوں کہ اگر میں اس عالی جناب کا منظورِ نظر ہوں تو تین سال کے اندر کسی وقت میری اس دعا کے موافق میری تائید میں کوئی ایسا آسمانی نشان ظاہر ہو جس کو انسانی ہاتھوں اور انسانی تدبیروں کے ساتھ کچھ بھی تعلق نہ ہو جیسا کہ آفتاب کے طلوع اور غروب کو انسانی تدبیروں سے کچھ بھی تعلق نہیں اگر چہ اے میرے خداوند یہ سچ ہے کہ تیرے نشان انسانی ہاتھوں سے بھی ظہور میں آتے ہیں لیکن اس وقت میں اسی بات کو اپنی سچائی کا معیار قرار دیتا ہوں کہ وہ نشان انسانوں کے تصرفات سے بالکل بعید ہوتا کوئی دشمن اس کو انسانی منصوبہ قرار نہ دے سکے سوائے میرے خدا تیرے آگے کوئی بات انہونی نہیں اگر تو چاہے تو سب کچھ کر سکتا ہے تو میرا ہے جیسا کہ میں تیرا ہوں تیری جناب میں الحاح سے دعا کرتا ہوں کہ اگر یہ سچ ہے کہ میں تیری طرف سے ہوں اور اگر یہ سچ ہے کہ تو نے ہی مجھے بھیجا ہے تو میری تائید میں اپنا کوئی ایسا نشان دکھلا کہ جو پبلک کی نظر میں انسانوں کے ہاتھوں اور انسانی منصوبوں سے برتر یقین کیا جائے تا لوگ سمجھیں کہ میں تیری طرف سے ہوں۔

اے میرے قادر خدا! اے میرے توانا اور سب قوتوں کے مالک خداوند! تیرے ہاتھ کے برابر کوئی ہاتھ نہیں اور کسی جنّ اور بھوت کو تیری سلطنت میں شرکت نہیں۔ دنیا میں ہر ایک فریب ہوتا ہے اور انسانوں کو شیاطین بھی اپنے جھوٹے الہامات سے دھوکہ دیتے ہیں مگر کسی شیطان کو یہ قوت نہیں دی گئی کہ وہ تیرے نشانوں اور تیرے ہیبت ناک ہاتھ کے آگے ٹھہر سکے۔ یا تیری قدرت کی مانند کوئی قدرت دکھلا سکے کیونکہ تو وہ ہے جس کی شان لا الہ الا اللہ ہے۔ اور جو العلی العظیم ہے۔ جو لوگ شیطان سے الہام پاتے ہیں ان کے الہاموں کے ساتھ کوئی قادرانہ غیب گوئی کی روشنی نہیں ہوتی جس میں الوہیت کی قدرت اور عظمت اور ہیبت بھری ہوئی ہو وہ تو ہی ہے جس کی قوت سے تمام تیرے نبی تحدی کے طور پر اپنے معجزانہ نشان دکھلاتے رہے ہیں اور بڑی بڑی پیشگوئیاں کرتے رہے ہیں جن میں اپنا غلبہ اور مخالفوں کی درماندگی پہلے سے ظاہر کی جاتی تھی۔ تیری پیشگوئیوں میں تیرے جلال کی چمک ہوتی ہے اور تیری الوہیت کی قدرت اور عظمت اور حکومت کی خوشبو آتی ہے اور تیرے مرسلوں کے آگے فرشتہ چلتا ہے تا ان کی راہ میں کوئی شیطان مقابلہ کے لئے ٹھہر نہ سکے مجھے تیری عزت اور جلالی کی قسم ہے کہ مجھے تیرا فیصلہ منظور ہے۔ پس اگر تو تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائیں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی آسمانی نشان نہ دکھلاوے اور اپنے اس بندہ کو ان لوگوں کی طرح ردّ کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذّاب اور دجّال اور خائن اور مفسد ہیں تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھوں گا اور ان تمام تہمتوں اور الزاموں اور بہتانوں کا اپنے تئیں مصداق سمجھ لوں گا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں دیکھ! میری روح نہایت توکل کے ساتھ تیری طرف ایسی پرواز کر رہی ہے جیسا کہ پرندہ اپنے آشیانہ کی طرف آتا ہے سو میں تیری قدرت کے نشان کا خواہش مند ہوں لیکن نہ اپنے لئے اور نہ اپنی عزت کے لئے بلکہ اس لئے کہ لوگ تجھے پہچانیں اور تیری پاک راہوں کو اختیار کریں اور جس کو تو نے بھیجا ہے اس کی تکذیب کر کے ہدایت سے دور نہ پڑ جائیں میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے مجھے بھیجا ہے اور میری تائید میں بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں یہاں تک کہ سورج اور چاند کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں پیشگوئی کی تاریخوں کے موافق گرہن میں آویں اور تو نے وہ تمام نشان جو ایک سو سے زیادہ ہیں میری تائید میں دکھلائے جو میرے رسالہ تریاق القلوب میں درج ہیں۔

تو نے مجھے وہ چوتھا لڑکا عطا فرمایا جس کی نسبت میں نے پیشگوئی کی تھی کہ عبدالحق غزنوی حال امرتسری نہیں مرے گا جب تک وہ لڑکا پیدا نہ ہو لے۔ سو وہ لڑکا اس کی زندگی میں ہی پیدا ہو گیا۔ میں ان نشانوں کو شمار نہیں کر سکتا جو مجھے معلوم ہیں میں تجھے پہچانتا ہوں کہ تو ہی میرا خدا ہے اس لئے میری روح تیرے نام سے ایسی اچھلتی ہے جیسا کہ شیر خوار بچہ ماں کے دیکھنے سے لیکن اکثر لوگوں نے مجھے نہیں پہچانا اور نہ قبول کیا اس لئے نہ میں نے بلکہ میری روح نے اس بات پر زور دیا کہ میں یہ دعا کروں کہ اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور اگر تیرا غضب میرے پر نہیں ہے اور اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا اور اپنے بندے کے لئے گواہی دے جس کو زبانوں سے کچلا گیا ہے۔

دیکھ! میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر اور کاذب نہیں ہوں تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے۔ کوئی ایسا نشان دکھلا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو جبکہ تو نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ میں تیری ہر ایک دعا کو قبول کروں گا مگر شرکاء کے بارے میں نہیں۔ تبھی سے میری روح دعاؤں کی طرف دوڑتی ہے اور میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بے دین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے اگر میں تیرا مقبول ہوں تو میرے لئے آسمان سے ان تین برسوں کے اندر گواہی دے تا ملک میں امن اور صلحکاری پھیلے اور تا لوگ یقین کریں کہ تو موجود ہے اور دعاؤں کو سنتا اور انکی طرف جو تیری طرف جھکتے ہیں جھکتا ہے اب تیری طرف اور تیرے فیصلہ کی طرف ہر روز میری آنکھ رہے گی جب تک آسمان سے تیری نصرت نازل ہو۔ اور میں کسی مخالف کو اس اشتہار میں مخاطب نہیں کرتا اور نہ ان کو کسی مقابلہ کے لئے بلاتا ہوں۔

یہ میری دعا تیری ہی جناب میں ہے کیونکہ تیری نظر سے کوئی صادق یا کاذب غائب نہیں ہے میری روح گواہی دیتی ہے کہ تو صادق کو ضائع نہیں کرتا اور کاذب تیری جناب میں کبھی عزت نہیں پا سکتا۔ اور وہ جو کہتے ہیں کہ کاذب بھی نبیوں کی طرح تحدی کرتے ہیں اور انکی تائید اور نصرت بھی ایسی ہی ہوتی ہے جیسا کہ راستباز نبیوں کی۔ وہ جھوٹے ہیں اور چاہتے ہیں کہ نبوت کے سلسلہ کو مشتبہ کر دیں۔ بلکہ تیرا قہر تلوار کی طرح مفتری پر پڑتا ہے اور تیرے غضب کی بجلی کذاب کو بھسم کر دیتی ہے۔ مگر صادق تیرے حضور میں زندگی اور عزت پاتے ہیں تیری نصرت اور تائید اور تیرا فضل اور رحمت ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے۔ آمین ثم آمین۔

(المشتہر مرزا غلام احمد از قادیان ۵ نومبر ۱۸۹۹ء)

تبلیغِ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

# خطبہ جمعہ

## تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا اس کے لئے رحمت کا دروازہ کھولا گیا

## ادنیٰ اور اعلیٰ سب حاجتیں بغیر شرم کے خدا سے مانگو کہ دینے والا وہی ہے

## مانگنے والا کبھی نہ کبھی ضرور پالیتا ہے۔ بہت نیک وہی ہے جو بہت دعا کرتا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۷ر دسمبر ۲۰۰۱ء بمطابق ۷ر نبوت ۱۳۸۰ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمن الرحيم -

الحمدلله رب العلمين - الرحمن الرحيم - ملك يوم الدين - اياك نعبد و اياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

یہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہو رہا ہے اور اس نسبت سے مُجِیب کی صفت پہ اس دفعہ بھی خطبہ دیا جائے گا۔ یہ آخری ایام ہیں بہت عبادت کے اور بہت دعا کے اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ جتنے مُعتکِفین ہیں ان کی خصوصیت سے دعائیں قبول ہونگی۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ لیلة القدر کی بھی زیارت کروائے گا اور لیلة القدر کے وقت جو دعا حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو سکھائی تھی وہ بھی آج مَیں نے رکھی ہوئی ہے۔ وہ دعا چھوٹی سی دعا ہے اس کو اچھی طرح یاد کر لیں۔

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ . اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾ (سورة المومن:٦١)۔ اور تمہارے ربّ نے کہا مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت کرنے سے اپنے تئیں بالا سمجھتے ہیں ضرور جہنّم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعا عبادت کا مغز ہے۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ سے نہیں مانگتا اللہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا ایسی مصیبت سے بچانے کے لئے بھی فائدہ دیتی ہے جو نازل ہو چکی ہو اور ایسی مصیبت کے بارہ میں بھی جو ابھی نازل نہ ہوئی ہو۔ پس اے اللہ کے بندو! دعا کو اپنے اوپر لازم کر لو۔ (ترمذی کتاب الدعوات)۔ جب مصیبت پڑ جائے اس وقت بھی اور مصیبت ابھی نہ پڑی ہو اس وقت بھی دعا قبول ہو جاتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: خدا تعالیٰ سے ایسی کیفیت میں دعا کرو کہ تمہیں اُس کی قبولیت پر پورا یقین ہو اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ بے پرواہ اور غافل دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔ (ترمذی۔ کتاب الدعوات باب ما جآء فی جامع الدعوات عن رسول الله ﷺ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: ہمارا ربّ ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے۔ جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تو مَیں اس کی دعا کو قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو عطا کروں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو مَیں اس کو بخش دوں۔

(سنن ترمذی۔ کتاب الدعوات)

اب یاد رکھیں اس کو ظاہر پر محمول نہیں کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر جگہ ہے۔ وہ اترتا نہیں ہے اس کی رحمت اترتی ہے، اس کا فضل اترا کرتا ہے اور یہی مراد ہے صرف۔

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ کونسی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد کی جانے والی دعا۔ (ترمذی) مراد نوافل میں جو دعائیں مانگی جاتی ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے اُس کا فضل مانگا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اُس سے مانگا جائے۔ اور بہترین عبادت، کشائش کا انتظار کرنا ہے۔ (ترمذی۔ کتاب الدعوات)۔ یعنی جب خدا سے فضل مانگا جائے تو اس کا انتظار کرو، اللہ تعالیٰ ضرور کشائش عطا فرمائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تم میں سے جب کوئی دعا کرے تو اس طرح نہ کرے کہ اے اللہ! اگر تُو چاہے تو مجھے بخش دے بلکہ پورے عزم کے ساتھ دعا مانگے اور اپنی مرادیں بڑھا چڑھا کر مانگے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی بھی چیز عطا کرنا مشکل نہیں ہے۔ (مسلم کتاب الذکر والدعا والتوبہ والاستغفار)

ایک دوسری حدیث میں آتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ سے اتنی دعائیں مانگو کہ بظاہر بے حساب ہوں وہ قبول کر لے تو اس کے فضل میں سے اتنا بھی کم نہیں ہوگا جتنا ایک سوئی کے ناکہ کو سمندر میں ڈبو کر نکالیں تو اس کے ساتھ قطرہ لگا ہوا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ بے انتہا فضل کرنے والا ہے۔ مصیبت سے پہلے بھی دعا کرو، مصیبت کے وقت بھی دعا کرو اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں قبول فرمالیتا ہے۔

بخاری کتاب التوحید میں ہے حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس طرح دعا نہ مانگے کہ اے اللہ! اگر تُو چاہے تو مجھے بخش دے اور اگر چاہے تو مجھ پر رحم فرما اور اگر چاہے تو مجھے رزق دے۔ بلکہ چاہئے کہ وہ پورے عزم کے ساتھ دعا مانگے۔ یقیناً وہ جو چاہتا ہے، کرتا ہے۔ کوئی اُسے مجبور تو نہیں کر سکتا۔ (بخاری۔ کتاب التوحید)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ اپنے رب سے ہی ہر قسم کی حاجتیں مانگے۔ حتّٰی کہ اگر اس کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اُس سے ہی مانگے۔ اور حضرت ثابت البُنانی کی روایت ہے کہ نمک تک بھی اللہ تعالیٰ سے مانگے اور اگر جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اُس سے ہی مانگے۔ (ترمذی۔ کتاب الدعوات)

یہ بہت ہی اہم بات ہے کہ ہر چیز میں انسان اپنے طور پر یہ سمجھتا ہے کہ یہ مجھ کو مل گئی ہے، اس کا فضل ہے۔ لیکن اللہ کا فضل اگر نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ ہو تو جو چیز ملی ہوئی ہے اس سے بھی آدمی استفادہ نہیں کر سکتا۔ جو دولت ہے وہ بھی ضائع ہو جاتی ہے، جو اولاد ہے وہ بھی ضائع ہو جاتی ہے۔ تو ملی ہوئی چیزوں پر یہ اعتبار کر لینا، توکل کر لینا کہ یہ اب ہماری ہو چکیں یہ بھی درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے جوتی کا تسمہ بھی مانگو۔ یعنی خدا تعالیٰ سے مانگو اور کسی اور دوسرے سے نہ مانگو۔ یہ بات اس میں شامل ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا تو اُس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین دعا یہ ہے کہ اُس سے عافیت طلب کی جائے۔ (ترمذی۔ کتاب الدعوات)

ایک حدیث ہے، حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے

فرمایا کہ جب بھی کوئی مسلمان کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں کوئی گناہ کی بات یا قطع رحمی کا عنصر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اُسے تین باتوں میں سے ایک ضرور عطا کر دیتا ہے۔ یا تو اُس کی دعا جلد سنی جاتی ہے۔ یا پھر اُس دعا کو آخرت کے دن اُس کے کام آنے کے لئے ذخیرہ کر لیتا ہے۔ یا پھر اُسی قدر کوئی برائی اُس سے دُور کر دیتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: پھر تو ہم بہت دعائیں مانگیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سے بھی بڑھ کر عطا کرنے پر قادر ہے۔ (مسند احمد بن حنبل. باقی مسند المکثرین)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کوئی بھی کوئی دعا کرتا ہے تو یا تو اللہ تعالیٰ اس کی مانگی ہوئی چیز اُسے دیدیتا ہے یا اُسی قدر اس سے کوئی تکلیف دُور کر دیتا ہے بشرطیکہ یہ دعا کسی گناہ کی بات یا قطع رحمی کے بارہ میں نہ ہو۔

(ترمذی. کتاب الدعوات)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ کونسی رات "لیلۃ القدر" ہے تو مَیں اس میں کیا دعا مانگوں؟ آپؐ نے فرمایا: تم یوں دعا کرنا: "اے میرے خدا تو بخشنے والا ہے، بخشش کو پسند کرتا ہے، مجھے بخش دے اور میرے گناہ معاف کر دے"۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

یہ چھوٹی سی دعا ہے اس کے عربی لفظ یاد رکھنے چاہئیں۔ اس کا اردو ترجمہ اتنا اچھا نہیں ہے سیدھا عربی لفظوں میں ان کو یاد کر کے اس میں دعا مانگنی چاہئے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ، اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ. اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

اب دعا کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات ہیں۔ الحکم جلد ۵ میں ہے: "خدا تعالیٰ نے جو ﴿اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ﴾ فرمایا۔ یہ نری لفاظی نہیں ہے بلکہ انسانی شرف اس کا متقاضی ہے۔ مانگنا انسانی خاصہ ہے اور استجابت اللہ تعالیٰ کا جو نہیں مانگتا وہ ظالم ہے"۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۰/ستمبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

"ادنیٰ اور اعلیٰ سب حاجتیں بغیر شرم کے خدا سے مانگو کہ اصل مُعطی وہی ہے۔ بہت نیک وہی ہے جو بہت دعا کرتا ہے۔ کیونکہ اگر کسی بخیل کے دروازہ پر سوالی ہر روز جا کر سوال کرے گا تو آخر ایک دن اس کو بھی شرم آ جاوے گی۔ پھر خدا تعالیٰ سے مانگنے والا جو بے مثل کریم ہے کیوں نہ پائے؟ پس مانگنے والا کبھی نہ کبھی ضرور پا لیتا ہے۔ نماز کا دوسرا نام دعا بھی ہے جیسے فرمایا ﴿اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ﴾۔" (الحکم جلد ۸ نمبر ۳۸-۳۹ مورخہ ۱۰/۱۷ نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی کبھی کسی سائل کو خالی نہیں لوٹایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ باتوں میں مصروف تھے تو ایک سائل کی آواز آئی وہ آواز دے کر چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اتنی بے چینی ہوئی کہ اس کے پیچھے آدمی دوڑا دیا۔ جب تک وہ واپس نہیں آیا آپ کے دل کو تسلی نہیں ہوئی، چین سے نہیں بیٹھے۔ جب واپس آیا تو سوال کیا آپ نے اس کا سوال پورا کر دیا پھر آپ کو چین آیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ عید کے موقعہ پر ابھی بھی عید آنے والی ہے، ایک سائل اپنا بہت بڑا برتن اٹھا لایا اور اس نے کہا میرا برتن بھر دو۔ اب وہ برتن اتنا بڑا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس جتنے پیسے تھے ڈال دئے تھے پھر بھی برتن بھر نہیں سکتا تھا۔ مگر صحابہ کا یہ عالم تھا کہ ٹوٹ پڑے اور جس کے پاس جو کچھ تھا وہ اس میں ڈال دیا یہاں تک کہ وہ برتن بھر گیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سائل کو ردّ نہیں کیا کرتے تھے اور ہمیشہ سائل کی توقع سے بڑھ کر عطا فرمایا کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے تو انسان سے نہایت تنزل کے رنگ میں دوستانہ برتاؤ کیا ہے۔ دوستانہ تعلق کیا ہوتا ہے۔ یہی کہ کبھی ایک دوست دوسرے دوست کی بات مان لیتا ہے اور کبھی دوسرے سے اپنی بات منوانا چاہتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ بھی ایسا ہی کرتا ہے۔ چنانچہ ﴿اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ﴾ اور ﴿وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ. اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ﴾ الآیۃ (البقرہ :۱۸۷) سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ انسان کی بات مان لیتا ہے اور اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔ اور دوسری ﴿فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَالْیُؤْمِنُوْا بِیْ﴾ الآیۃ. اور ﴿وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ﴾ آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی بات منوانا چاہتا ہے"۔

یعنی صرف اپنی باتیں خدا سے مانگتا رہے چاہے کتنی ہی گریہ وزاری سے مانگے اور جب اللہ تعالیٰ کسی کام کی طرف بلائے تو اس طرف رخ نہ کرے، یہ دوستی کا تقاضا نہیں، یہ زیادتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے بندے کی دعا پھر قبول نہیں کرتا۔

"بعض لوگ اللہ تعالیٰ پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ ہماری دعا کو قبول نہیں کرتا یا اولیاء لوگوں پر طعن کرتے ہیں کہ ان کی فلاں دعا قبول نہیں ہوئی۔ اصل میں وہ نادان اس قانون الٰہی سے ناآشنا محض ہوتے ہیں۔ جس انسان کو خدا سے ایسا معاملہ پڑا ہو گا وہ خوب اس قاعدہ سے آگاہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے مان لینے کے اور منوانے کے دو نمونے پیش کئے ہیں انہی کو مان لینا ایمان ہے۔ تم ایسے نہ بنو کہ ایک پہلو پر زور دو۔ ایسا نہ ہو کہ تم خدا کی مخالفت کر کے اس مقررہ قانون کو توڑنے کی کوشش کرنے والے بنو"۔ (الحکم جلد ۷ نمبر ۱۱ مورخہ ۲۴/مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۲)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"انسان اپنی شتاب کاری اور جلد بازی کی وجہ سے محروم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بالکل سچا ہے۔ ﴿اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ﴾ پس تم اس سے مانگو اور پھر مانگو اور پھر مانگو۔ جو مانگتے ہیں ان کو دیا جاتا ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ دعا ہو، نری بک بک نہ ہو اور زبان کی لاف زنی اور چرب زبانی ہی نہ ہو۔ ایسے لوگ جنہوں نے دعا کے لئے استقامت اور استقلال سے کام نہیں لیا اور آداب دعا کو ملحوظ نہیں رکھا جب ان کو کچھ ہاتھ نہ آیا تو آخر وہ دعا اور اس کے اثر سے منکر ہو گئے اور پھر رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ سے بھی منکر ہو بیٹھے کہ اگر خدا ہوتا تو ہماری دعا کو کیوں نہ سنتا۔ ان احمقوں کو اتنا معلوم نہیں کہ خدا تو ہے مگر تمہاری دعائیں بھی، دعائیں ہوتیں!!"۔ یعنی تمہاری دعائیں کوئی خاص دعا نہیں وہ محض منہ کی بک بک ہی ہوتی ہے۔ "پنجابی زبان میں ایک ضرب المثل ہے جو دعا کے مضمون کو خوب ادا کرتی ہے اور وہ یہ ہے: جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا۔ یعنی جو مانگنا چاہتا ہے اس کو ضروری ہے کہ ایک موت اپنے اوپر وارد کرے اور مانگنے کا حق اسی کا ہے جو اوّل اس موت کو حاصل کرے۔ حقیقت میں اس موت کے نیچے دعا کی حقیقت ہے"۔

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۶/مارچ ۱۹۰۴ء صفحہ ۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہماری جماعت کو چاہئے کہ راتوں کو رو رو کر دعائیں کریں۔ اس کا وعدہ ہے ﴿اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ﴾۔ عام لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ دعا سے مراد دنیا کی دعا ہے۔ وہ دنیا کے کیڑے ہیں اس لئے اس سے پرے نہیں جا سکتے۔ اصل دعا دین ہی کی دعا ہے"۔

مجھے بھی ایسے بعض دوستوں سے تجربہ ہوا ہے کہ وہ ہمیشہ جب بھی دعا کرواتے تھے دنیا کے مطلب کے لئے۔ پھر جب مَیں نے ان کو سمجھایا تو پھر وہ باز آئے اور اب دین کے مطلب کے لئے دعائیں کروانے لگ گئے ہیں۔

"لیکن یہ مت سمجھو کہ ہم گنہ گار ہیں، یہ دعا کیا ہو گی اور ہماری تبدیلی کیسے ہو سکے گی، یہ غلطی ہے۔ بعض وقت انسان خطاؤں کے ساتھ ہی ان پر غالب آ سکتا ہے۔ اس لئے کہ اصل فطرت میں پاکیزگی ہے۔ دیکھو پانی خواہ کیسا ہی گرم ہو لیکن جب وہ آگ پر ڈالا جاتا ہے تو وہ بہر حال آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اس لئے کہ فطرتاً برودت اس میں ہے۔ ٹھیک اسی طرح پر انسان کی فطرت میں پاکیزگی ہے۔ ہر ایک میں یہ مادہ موجود ہے۔ وہ پاکیزگی کہیں نہیں گئی۔ اسی طرح تمہاری طبیعتوں میں خواہ کیسے ہی جذبات ہوں رو کر دعا کرو گے تو اللہ تعالیٰ دور کر دے گا"۔

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳ مورخہ ۲۴/جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "مَیں یقیناً کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ انبیاء علیہم السلام کو اطمینان جب نصیب ہوا ہے تو ﴿اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ﴾ پر عمل کرنے سے ہی ہوا ہے۔ مجاہدات عجیب اکسیر ہیں"۔ (الحکم جلد ۹ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۰/جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۹)

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

پھر فرماتے ہیں:

"ہر ایک شے کی ایک اُمّ ہوتی ہے۔ میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ کے جو انعامات ہیں ان کی اُمّ کیا ہے؟ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ ان کی اُمّ ﴿اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ﴾ ہے۔ کوئی انسان بدی سے بچ نہیں سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو۔ پس ﴿اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ﴾ فرما کر یہ جتلا دیا کہ عاصم وہی ہے، اسی کی طرف تم رجوع کرو"۔(البدر جلد ۲ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۹؍جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶۹)

پس جتنی بھی انسان میں بدیاں ہیں، بہت سی بار جو اپنی کوشش کے ٹھیک نہیں ہو سکتیں اور مڑ مڑ کر دوبارہ آتی ہیں۔ تو اس کا بھی علاج دعا ہے کہ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے بار بار یہ طلب کی جائے کہ خود وہ اپنے فضل سے ہماری بدیاں دور کر دے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"بعض اوقات انسان کسی دعا میں ناکام رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے دعا رد کر دی حالانکہ خدائے تعالیٰ اس کی دعا کو سن لیتا ہے۔ اور وہ اجابت بصورت ردّ ہی ہوتی ہے۔ انسان چونکہ کوتاہ بین اور دور اندیش نہیں بلکہ ظاہر پرست ہے اس لئے اس کو مناسب ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرے اور وہ بظاہر اس کے مفید مطلب نتیجہ خیز نہ ہو تو خدا پر بدظن نہ ہو کہ اس نے میری دعا نہیں سنی۔ وہ تو ہر ایک کی دعا سنتا ہے ﴿اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ﴾ فرماتا ہے۔ راز اور بھید یہی ہوتا ہے کہ داعی کے لئے خیر اور بھلائی ردِّ دعا ہی میں ہوتی ہے"۔(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۳۱)

پھر فرماتے ہیں:

"یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن شریف دہریوں کی طرح تمام امور کو اسباب طبعیہ تک محدود رکھنا نہیں چاہتا بلکہ خالص توحید پر پہنچانا چاہتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ لوگوں نے دعا کی حقیقت کو نہیں سمجھا اور نہ قضاء قدر کے تعلقات کو جو دعا کے ساتھ ہیں تدبّر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ جو لوگ دعا سے کام لیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے راہ کھول دیتا ہے۔ وہ دعا کو ردّ نہیں کرتا۔ ایک طرف دعا ہے دوسری طرف قضاء و قدر۔ خدا نے ہر ایک کے لئے اپنے رنگ میں اوقات مقرر کر دیئے ہیں اور ربوبیت کے حصہ کو عبودیت میں دیا گیا ہے اور فرمایا ہے ﴿اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ﴾"۔ یعنی ربوبیت تو اللہ تعالیٰ کی ہے مگر پہلے اپنی عبودیت کو خالص کرو۔ ﴿اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ﴾ سے یہی مراد ہے کہ تم اگر دعا کرو میں ضرور تمہاری سنوں گا۔ لیکن تم اپنا عبودیت کا حق ضرور ادا کرو۔

"...... قضا و قدر کا دعا کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے۔ دعا کے ساتھ معلق تقدیر ٹل جاتی ہے۔ جب مشکلات پیدا ہوتی ہیں تو دُعا ضرور اثر کرتی ہے۔ جو لوگ دعا سے منکر ہیں اُن کو ایک دھوکا لگا ہوا ہے۔ قرآن شریف نے دعا کے دو پہلو بیان کئے ہیں۔ ایک پہلو میں اللہ تعالیٰ اپنی منوانا چاہتا ہے اور دوسرے پہلو میں بندے کی مان لیتا ہے۔ ﴿وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ﴾ میں تو اپنا حق رکھ کر منوانا چاہتا ہے۔ نونِ ثقیلہ"۔ ﴿وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ﴾ ہم ضرور تمہیں آزمائیں گے۔ اس کو نون ثقیلہ کہتے ہیں۔ "نون ثقیلہ سے جو اظہارِ تاکید کیا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ قضائے مبرم کو ظاہر کریں گے تو اس کا علاج ﴿اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ﴾ ہی ہے۔ اور دوسرا وقت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کی امواج کے جوش کا ہے، وہ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ میں ظاہر کیا ہے۔

پس مومن کو ان دونوں مقامات کا پورا علم ہونا چاہئے۔ صوفی کہتے ہیں کہ فقر کامل نہیں ہوتا جب تک محل اور موقعہ کی شناخت حاصل نہ ہو۔ بلکہ کہتے ہیں صوفی دعا نہیں کرتا جب تک کہ وقت کو شناخت نہ کرے۔

سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دُعا کے ساتھ شقی (یعنی بدبخت) سعید کیا جاتا ہے بلکہ وہ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ شَدِیْدُ الْاِخْتِفَاءِ اُمُوْرُ مُشَبَّہ بِالْمُبْرَمِ بھی دور کئے جاتے ہیں"۔ یعنی اگرچہ جو مبرم ہے وہ تو نہیں ٹل سکتی۔ جو پہلے خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ جو چیز کہے کہ میں ضرور کروں گا وہ ضرور کرتا ہوں۔ مگر کچھ امور مشبّہ بالمبرم ہوتے ہیں۔ بظاہر دیکھنے میں لگتا ہے کہ اب ٹلنے والے نہیں لیکن پھر بھی ٹل جاتے ہیں۔

"الغرض دعا کی اس تقسیم کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ کبھی اللہ تعالیٰ اپنی منوانا چاہتا ہے اور کبھی وہ مان لیتا ہے۔ یہ معاملہ گویا دوستانہ معاملہ ہے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ کی جیسی عظیم الشان قبولیت دعاؤں کی ہے اس کے مقابل رضا اور تسلیم کے بھی آپ اعلیٰ درجہ کے مقام پر ہیں۔ چنانچہ آپؐ کے گیارہ بچے مرگئے مگر آپؐ نے کبھی سوال نہ کیا کہ کیوں؟

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۲۵ تا ۲۲۶)

ایک اور اقتباس ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا نے میری تائید اور تصدیق کے لئے ہر ایک قسم کے نشان ظاہر کئے ہیں بعض ان میں سے تو پیشگوئیاں ہیں یعنی غیب کی خبریں جن پر انسان قادر نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ تمام دنیا اتفاق کر کے اس کی نظیر پیش کرنا چاہے اور بعض ایسی دعائیں ہیں کہ وہ بدرجہ قبول پہنچ کر بذریعہ خدا کی وحی کے میں ان کی قبولیت سے مطلع کیا گیا۔ اور وہ دعائیں جن کا اوپر ذکر ہوا، معمولی امور کے متعلق نہیں ہیں بلکہ ایک حصہ ان میں سے ان بیماروں کی شفا کے بارے میں ہے جن کی بیماری درحقیقت شدت عوارض کی وجہ سے موت کے مشابہ تھی مگر خدا نے میری دعا سے ان کو اچھا کیا اور بعض دعائیں ان لوگوں کے متعلق ہیں جو اولاد ہونے سے نومید ہو گئے تھے مگر خدا نے میری دعا سے ان کو اولاد دی۔ اور بعض دعائیں ان مصیبت زدوں کے متعلق تھیں جو بعض مقدمات میں مبتلا ہو کر جان کے خطرہ میں پڑ گئے تھے یا ان کی عزت معرض خطر میں تھی یا مال کی تباہی ان کو برباد کرنے والی تھی ایسا ہی اور انواع و اقسام کی دعائیں قبول ہوئیں"۔(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۳۲)

دعا کے صدقے ایک کتاب لکھنے کی توفیق۔ ایڈیٹر المنار قاہرہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف جو مضامین لکھے تھے۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:-

"اس لئے کہ عام کے وہموں کو دور کرنا واجبات وقت اور امامت کے فرائض سے ہے۔ پھر میں آسمان کی طرف منہ کر کے دیکھنے لگا اور دعا اور زاری سے خدا کی مدد مانگنے لگا۔ اس لئے کہ مجھے حجت کو پورا کرنے اور حق کو حق کر دکھانے اور باطل کو نابود کرنے اور رستہ کے واضح کرنے کی راہ بتائے۔ پس میرے دل میں ڈالا گیا کہ میں اس غرض کے لئے ایک کتاب بناؤں پھر اس کی مثل مانگوں اس ایڈیٹر سے اور ہر ایسے شخص سے جو ان شہروں سے دشمنی کی غرض سے اٹھے۔ اور میں خدا کی طرف پورا پورا متوجہ تھا اور زاری اور فریاد کے میدانوں میں دوڑ رہا تھا۔ آخر کار قبول کے نشان ظاہر ہوئے اور شک و شبہ کا پردہ پھٹ گیا اور مجھے اس کتاب کی تالیف کی توفیق بخشی گئی"۔ اس کتاب کا نام اَلْھُدٰی وَالتَّبْصِرَۃُ لِمَنْ یَّرٰی۔(روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۶۳۔۲۶۴)

پھر اعجاز المسیح حضور کی ایک کتاب ہے جو بہت بڑا اعجاز ہے جس کے متعلق دعا کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تھی۔ فرماتے ہیں:

"میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کی کہ اس کتاب (اعجاز المسیح) کو علماء کے لئے معجزہ بنادے اور یہ کہ کوئی ادیب اس کی مثل نہ لاسکے اور انہیں اس کے انشاء کی توفیق ہی نہ ملے۔ اور میری دعا اسی رات خدا تعالیٰ کی جناب میں قبول ہوگئی اور میں نے ایک مبشر خواب دیکھی اور میرے رب نے مجھے یہ بشارت دی اور فرمایا کہ مَنَعَہٗ مَانِعٌ مِّنَ السَّمَآءِ یعنی جو مقابل پر آئے گا اس کو آسمانی روکوں کے ساتھ مقابلہ سے روک دیا جائے گا۔ تو میں سمجھ گیا کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دشمن لوگ اس کی مثل نہیں لاسکیں گے اور نہ ہی اس جیسی بلاغت اور فصاحت یا حقائق و معارف کا نمونہ دکھا سکیں گے اور یہ بشارت مجھے رمضان شریف کے آخری عشرے میں ملی تھی"۔

(اعجاز المسیح صفحہ ۶۶، ۶۷، ترجمہ از عربی عبارت)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

"آج جوانتیس شعبان ۱۳۱۰ ہجری ہے۔ اِس مضمون کے لکھنے کے وقت خدا تعالیٰ نے دعا کے لئے دل کھول دیا۔ سومیں نے اِس وقت اسی طرح رقت دل سے اس مقابلہ (یعنی تفسیر نویسی) میں فتح پانے کے لئے دعا کی۔ اور میرا دل کھل گیا۔ اور مَیں جانتا ہوں کہ قبول ہو گئی۔ اور مَیں جانتا ہوں کہ وہ الہام جو مجھ کو میاں بٹالوی کی نسبت ہوا تھا کہ اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ "کہ مَیں اسے خود ذلیل کروں گا جو تیری تذلیل کا ارادہ کرے۔" وہ اسی موقع کے لئے ہوا تھا۔ مَیں نے اس مقابلہ کے لئے چالیس دن کا عرصہ ٹھہرا کر دعا کی ہے اور وہی عرصہ میری زبان پر جاری ہوا۔" (آئینہ کمالات اسلام۔ صفحہ ۶۰۲)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ۵ر دسمبر ۱۹۰۳ء کا ایک رویا تذکرہ میں یوں ہے کہ:

"ہمارے مکان کے متصل ایک بڑا چبوترہ ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس جگہ ایک لمبا دالان مہمانوں کے واسطے بنایا جائے۔ پھر ہم نے دعا کی کہ بن جاوے۔"

(الحکم جلد ۲۔ نمبر ۴۶، ۴۷ بتاریخ ۱۷ / و ۲۴ / دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

اب اس زمانے میں مہمان صرف اتنے ہوا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خیال تھا کہ ایک لمبا دالان بنا کر اس میں مہمان پورے آجائیں گے۔ لیکن ہوا یہ کہ بجائے ایک دالان کے اس پلیٹ فارم پر قریباً سارا مہمان خانہ اور مدرسہ احمدیہ تعمیر ہو گیا۔ جنہوں نے قادیان دیکھا ہوا ہے وہ جانتے ہیں کہ وہ کافی بڑی جگہ ہے جہاں مہمان خانہ اور مدرسہ تعمیر ہوا۔

پانچ دسمبر ۱۹۰۳ء کو حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بمقام گورداسپور اپنی جماعت کے موجود اور غیر موجود خدام کے لئے عام طور پر دعائیں کیں۔ جو موجود تھے یا جن کے نام یاد آگئے، اُن کا نام لے کر، اور کُل جماعت کے لئے عام طور پر دعا کی۔ جس پر یہ الہام ہوا: "فَبُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ"۔ (کہ مومنوں کے لئے بہت بڑی خوشخبری ہے)۔

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۔ بتاریخ یکم / جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۲ حاشیہ)

آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ نصیحت مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں:-

"دوستو! اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ اس زمانہ کی نسل کے لئے نہایت مصیبت کا وقت آگیا ہے۔ اب اس دریا سے پار ہونے کے لئے بجز تقویٰ کے اَور کوئی کشتی نہیں۔ مومن خوف کے وقت خدا کی طرف جھکتا ہے کہ بغیر اس کے کوئی امن نہیں۔ اب دکھ اٹھا کر اور سوز و گداز اختیار کر کے اپنا کفارہ آپ دو اور راستی میں محو ہو کر اپنی قربانی آپ ادا کرو اور تقویٰ کی راہ میں پورے زور سے کام لے کر اپنا بوجھ آپ اٹھاؤ کہ ہمارا خدا بڑا رحیم و کریم ہے کہ رونے والوں پر اس کا غصہ تھم جاتا ہے، مگر وہی جو قبل از وقت روتے ہیں نہ مُردوں کی لاشوں کو دیکھ کر۔ وہ خوف کرنے والوں کے سر پر سے عذاب کی پیش گوئی ٹال سکتا ہے ...... سو نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ کی طرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو اور اگر یہ نہیں تو بیمار کی طرح اُفتاں خیزاں اُس کی رضا کے دروازہ تک اپنے تئیں پہنچاؤ اور اگر یہ بھی نہیں تو مُردہ کی طرح اپنے اٹھائے جانے کا ذریعہ صدقہ خیرات کے راہ سے پیدا کرو۔ نہایت تنگی کے دن ہیں اور آسمان پر خدا کا غضب بھڑک رہا ہے۔ آج محض زبانی لاف و گزاف سے تم پار نہیں ہو سکتے۔ ایسی حالت بناؤ اور ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو اور ایسے تقویٰ کی راہ پر قدم مارو کہ وہ رحیم و کریم خوش ہو جائے۔ اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی کی جگہ بناؤ، اپنے دلوں پر سے ناپاکیوں کے زنگ دُور کرو، بے جا کینوں اور بخلوں اور بدزبانیوں سے پرہیز کرو اور قبل اس کے کہ وہ وقت آوے کہ انسانوں کو دیوانہ سا بنا دے، بے قراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ۔ عجب بدبخت وہ لوگ ہیں کہ جو مذہب صرف اس بات کا نام رکھتے ہیں کہ محض زبان کی چالاکیوں پر سارا دار و مدار ہو اور دل سیاہ اور ناپاک اور دنیا کا کیڑا ہو۔ پس اگر تم اپنی خیر چاہتے ہو تو ایسے مت بنو۔ عجب بدقسمت وہ شخص ہے کہ جو اپنے نفس امارہ کی طرف ایک نظر بھی اٹھا کر نہیں دیکھتا اور بدبودار تعصب سے دوسروں کو بدزبانی سے پکارتا ہے۔ پس ایسے شخص پر ہلاکت کی راہ کھلی ہے۔ سو تقویٰ سے پورا حصہ لو اور خدا ترسی کا کامل وزن اختیار کرو۔ اور دعاؤں میں لگے رہو تا تم پر رحم ہو ...... دیکھو مَیں اس وقت اپنا فرض ادا کر چکا ہوں اور قبل اس کے کہ تنگی کے دن آویں، مَیں نے اطلاع دیدی ہے۔" (تبلیغ رسالت۔ جلد ۱۰۔ صفحہ ۷۳ تا ۷۵)

اب کچھ باتیں میں احباب کو یاد دہانی کے لئے کہتا ہوں۔ مَیں نے بارہا منع کیا ہے کہ دور بیٹھے ہومیو پیتھک نہیں چل سکتی۔ اس کے لئے لمبی تحقیق کرنی پڑتی ہے۔ پوری طرح اس کی بیماری کا حال پتہ ہو، اس کا مزاج پتہ ہو، بہت سی باتیں دیکھی جاتی ہیں ہومیو پیتھک میں۔ اور اس کے باوجود لوگ خطوں کے ذریعہ ہومیو پیتھک دوائیں مانگنی بند نہیں کرتے۔ پتہ نہیں وہ اپنی بات سنتے ہیں اور میری بات نہیں سنتے۔ مَیں ہزار دفعہ کہہ چکا ہوں پہلے بھی، اب پھر دہراتا ہوں کہ دُور بیٹھے ہومیو پیتھی نہیں چلا کرتی۔ اس کے لئے پوری لمبی تحقیق کرنی پڑتی ہے۔ ہر ملک میں اس کا انتظام ہے۔ یا تو یہ ہونا کہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں جانا پڑے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر ملک میں اس کا انتظام ہے اور امیر کو پتہ ہے کہ کون منتظم ہے اس کا۔ تو اس لئے اپنے اپنے مقام کے امراء سے، حلقہ کے امراء سے یا ملک کے امراء سے پتہ کرلیا کریں کہ یہاں کون سا اچھا ہومیو پیتھ احمدی مفت دوائی تجویز کرنے والا، بغیر کسی پیسے، بغیر کسی حرص کے جو حقیقت کو سنے اور دوا تجویز کرے وہ کون ہو سکتا ہے۔ تو جماعت کی طرف سے مقرر ہیں اور جتنا بھی ان کو علم ہے وہ کوشش کرتے ہیں اور اگر دعا بھی ساتھ ساتھ کریں تو اللہ تعالیٰ دعا قبول فرمالیتا ہے۔ بعض دفعہ جب کوئی دوا نہ بھی ہو تو دعا ہی کام آتی ہے۔ یہ ہمارا تجربہ ہے اس میں کوئی ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ جب کوئی اور دوا کام نہ کرے تو دعا کام کر جاتی ہے۔ دوا کا ملنا میسر نہ ہو تب بھی دعا کام کر جاتی ہے۔ آپ کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو بچے بیمار ہو جائیں، کسی طرح ان کی صحت ٹھیک نہ ہو بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ دعا کے ذریعہ اور سورۃ فاتحہ کا دم کر کے ان کی طبیعت ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اب دو دن کی بات ہے ہمارا ایک چھوٹا بچہ، موٹا کا، وہ بہت بیمار ہو گیا۔ کسی صورت آرام نہیں آتا تھا اور روئے چلا جا رہا تھا۔ مَیں نے اس کو سورۃ فاتحہ کا دم دیا اور اپنی بیٹی سے بھی کہا کہ تم اس پر یہ دم کرو۔ وہ خدا کے فضل سے دیکھتے دیکھتے بالکل ٹھیک ہو گیا جیسے بیماری کا کوئی اثر ہی نہیں تھا۔ تو یہ تجربہ کی باتیں ہیں۔ یہ کہنے کی باتیں نہیں ہیں۔ جب دوا میسر نہ ہو یا دوا فائدہ نہ دے تو خصوصیت کے ساتھ سورۃ فاتحہ کو یاد رکھیں کیونکہ اس کا نام شفا ہے۔

دوسرے مَیں نے پچھلی عید پر یہ گزارش کی تھی کہ مجھے اس عید کے موقع پر عیدی نہ دیں۔ کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا اس سے بہتر چیز دو جو تمہیں دی جاتی ہے یا اس کو رد کر دو۔ اب رد کرنے سے لوگوں کی دلشکنی ہوتی ہے۔ اور اب مجھ میں اتنی ہمت نہیں جو پہلے سالوں میں کیا کرتا تھا۔ حسب حالات لوگوں کے ہزاروں تحفے بنانے پڑتے تھے۔ تو اب مجھ میں توفیق اتنی نہیں رہی اس لئے مَیں عرض کرتا ہوں کہ کسی بہانے بھی مجھے عیدی نہ دینا۔ بعض بڑے بن کر جی ہم تو بڑی بہن ہیں اور بعض چھوٹے بچے کہ ہم اپنے ابا کو عیدی دے رہے ہیں یہ سب بہانے ہیں۔ عیدی دینا تو منع نہیں ہے، اپنے گھر کے بچوں کو دیں، تحفہ پیش کریں۔ یہ تو بڑی اچھی سنت ہے۔ غریبوں کو بھی عیدی دیں۔ اور اس عید کے موقع پر یاد رکھنا میں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں ربوہ میں بھی جماعت کی طرف سے یعنی میری طرف سے ذاتی طور پر غریبوں کی دعوت کی جاتی ہے اور ان کے لئے یہ عیدی ہے۔ اور میری نصیحت یہ تھی کہ غریبوں کے گھر جایا کریں اور اس سے ان کی عید ہو جاتی ہے۔ کوئی امیر اگر غریب کے گھر جائے تو کچھ نہ بھی لے کے جائے تو تب بھی وہ غریب پھولے نہیں سماتا۔ غریب کا دل بہت ممنون ہوتا ہے۔ لیکن اگر ساتھ تحفہ لے کر جاؤ تو پھر تو وہ بلیوں اچھلتا ہے کہ الحمد للہ ہمارے گھر کوئی آیا اور اتنا صاحب حیثیت آدمی اس نے اپنی طرف سے ہم کو کوئی تحفہ دیا۔ تو یہ بہترین عید کے منانے کا طریقہ ہوگا کہ غریبوں کے گھر میں جائیں اور آپ کو جتنی توفیق ہے ان کو اس کے تحفے ادا کریں۔

✿✿✿✿ ...... ✿✿✿✿

قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔

(حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

## اعلان نکاح

☆ خاکسار کے بیٹے عزیزم طاہر احمد ظفر قریشی ایڈووکیٹ کا نکاح عزیزہ کہکشاں ناز بنت مکرم ارشاد احمد خان سے مبلغ ۲۵۰۰۰ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی سعادت اللہ صاحب نے چمن گنج کانپور میں پڑھا جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد ظفر احمد قریشی شاہجہاں پور)


ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

(امانت داری عزت ہے)

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 بینگو لین کلکتہ 70001

دکان 248-5222, 248-1652, 243-0794

رہائش 237-0471, 237-8468

# میرے والد محترم جناب سید عبدالمنعم صاحب مرحوم ہیڈ ماسٹر کا ذکر خیر

مکرم سید محمد سرور صاحب دارالمسیح قادیان

خاکسار کے والد سید عبدالمنعم صاحب مرحوم کی پیدائش ۱۹۰۰ء میں صوبہ اڑیسہ میں سونگھڑہ میں ہوئی ۱۹۵۰ء میں وفات کے وقت تک آپ جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے امیر تھے۔ آپ جاجپور ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان First Division میں پاس کرنے کے بعد کلکتہ کے Presidency کالج سے B.A. پاس کیا اس کے بعد آپ نے B.Ed. کیا۔ اڑیسہ کے مشہور اسکول P.M. Academy میں اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے کچھ سال کام کرنے کے بعد اراسنگ ہائی اسکول میں دو سال ھیڈ ماسٹر رہے اس کے بعد سات سال پرگنہ سونگھڑہ کے قریب مشہور صالیپور ہائی اسکول میں ہیڈ ماسٹر کے عہدہ پر رہتے ہوئے ۱۹۵۰ء میں وفات پائی۔ یکم مئی ۱۹۴۸ء کو صوبہ اڑیسہ کے Governer سکول میں تشریف لائے اور کہا کہ صوبہ میں جتنے اسکول دیکھے ہیں سب سے اعلیٰ یہی اسکول ہے۔ آپ کو ۱۹۳۷ء کی اپنی معروف تاریخ کی کتاب میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا تعارف اور مختصر سوانح پیش کرنے کی سعادت ملی۔ آپ کی تدفین کٹک میں ہوئی۔ چونکہ آپ موصی تھے اسلئے آپ کا کتبہ بہشتی مقبرہ میں لگایا گیا ہے۔

درج ذیل مضمون میں جنگ آزادی میں ایک احمدی ہیڈ ماسٹر سید عبدالمنعم صاحب مرحوم کا تعاون، اساتذہ کا بچوں سے دلی لگاؤ اور طلباء کا اساتذہ سے ادب، اطاعت و فرمانبرداری، ھندو طلباء کے مذہبی تہوار کے تقدس کا پاس اور مذہبی رواداری کی جھلکیاں نمایاں ہیں۔

ایک مشہور مصنف جناب پرپھولہ داس اپنی ایک تاریخی کتاب پر Litrature Academy کی طرف سے امتیازی اعزاز و انعام کے حصول کے بعد اپنی چٹھی نمبر 314/29-9-01 میں خاکسار کو لکھتے ہیں:-

''شاید تمہیں معلوم نہ ہو کہ تاریخی واقعات کو مرتب کرنے کے سلسلہ میں خاکسار کئی اعزاز سے نوازا گیا ہے۔ ادب اکاڈیمی کی طرف سے اعزاز حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ مورخہ 20-7-01 کو مجھے میری ایک کتاب بابت تاریخی سوانح ہائے عظیم پر سوچنا بھون میں ایک خاص تقریب کے موقعہ پر لوگوں کی کثیر تعداد کے سامنے ایک خطیر رقم کے ساتھ اعزاز نامہ پیش کیا گیا یہ صرف محترم Sir کی نیک تمناؤں کا نتیجہ تھا اس میں کسی قسم کا مبالغہ نہیں۔ واقعہ یوں تھا:-

سر کے کرم سے خاکسار نے میٹرک کے امتحان میں تاریخ کے پرچہ میں 79% نمبر سے دوسری پوزیشن حاصل کی تھی اسی امتحان میں سوال ''ھندوستان کی پہلی جنگ آزادی کی وجوہات کیا ہیں؟'' پر خاکسار کو سمجھ نہیں آئی کہ غدر پہلی جنگ آزادی تھی صرف ہمارے اسکول میں نہیں بلکہ اڑیسہ کے اسکولز کے بہت کم طلبا اس سوال کو سمجھنے میں کامیاب ہوئے۔ امتحان ہال میں کسی سے اس سوال کا جواب دریافت کرنے کے جرم میں مجھ سے بازپرس ہوا۔ امتحان کے بعد مَیں سر کو پکڑ کر بہت رویا جبکہ اسمیں سر کا کوئی قصور نہیں تھا۔ آپ نے کہا ''تو بڑا ہو کر اپنی کتاب میں لکھ دینا کہ ۱۸۵۷ء کا غدر واقعی میں پہلی جنگ آزادی ہے'' سر کی اسی ہدایت سے خاکسار کو آگے کئی اعزاز ملے۔ کُل ۹ عدد ضخیم کتب تا حال شائع ہو چکی ہیں''۔

مشہور و معروف تاریخ دان، سیاستدان و مفکر شاگرد پرپھولہ داس کے قلم سے ایک اقتباس جو رسالہ Chitrotpala ۲۰۰۱ء کے Diamond Jublee نمبر سے ماخوذ ہے جس کا اڑیہ سے اردو ترجمہ مولوی جمال شریعت احمد نے کیا ہے۔ پیش ہے

''پچاس وپچپن سال پہلے کا صالیپور ہائی اسکول ہمارے لئے ایک زندگی سنوارنے والے کارخانہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اساتذہ جس طرح معزز تھے طلباء بھی اسی طرح مکرم تھے۔ پڑھاکو تھے لڑاکو تھے... ۱۹۴۲ء کو برموقعہ ''انقلاب بھارت چھوڑو'' تحریک میں اس اسکول کے لکشمن مشرا کے ساتھ پانچ اساتذہ اور بہت سارے طلباء شرکت کر کے جیل گئے۔ کٹک اسکول کے سوا کسی اور اسکول سے اس تعداد میں اساتذہ و طلباء نے جنگ آزادی میں شرکت نہیں کی تھی۔ ۱۹۴۴ء تا ۱۹۴۶ء کے درمیان ہونے والے یونین جیک انقلاب، آزاد ھند فوج رہائی کے انقلاب میں ہمارا اسکول پیش پیش رہا تھا۔ اس وقت اسکول کے ھیڈ ماسٹر جناب ایس، اے منعم صاحب تھے۔

محترم ھیڈ ماسٹر صاحب بے مثال تھے مسلمان تھے کومبی گاؤں کے رہنے والے تھے۔ داڑھی چھوٹی چھوٹی رکھتے تھے۔ سفید پاجامہ، ہاف قمیض اور ہاف جوتا پہن کر اسکول آتے تھے گھر میں لونگی اور بنیان پہنتے تھے اور تولیہ کندھے پر ڈال لیتے تھے۔ جب ہاسٹل کی طرف آتے لکڑی کی چپل (کھڑاؤں) پہن کر آتے تھے خوبصورت اعلیٰ شخصیت کے مالک تھے۔ منہ میں پان چہرے پہ تبسم شخصیت کو مزید نکھارتے تھے۔ ہاسٹل میں آتے تو کسی بھی روم میں داخل ہو جاتے طلباء کے کھاٹ کے اوپر بیٹھ جاتے پڑھائی کے بارے میں استفسار کرتے باقاعدگی کے ساتھ نوٹ کاپیاں چیک ہوتی ہیں یا نہیں دیکھتے، مفید نصائح کرتے کمرے و کپڑے کی صفائی کا جائزہ لیتے۔ ہاسٹل کے پیچھے واقعہ Kitchen اور بیت الخلاء کی اور نالیوں کی صفائی کا جائزہ لیتے آیا صفائی ہوئی ہے یا نہیں۔

ھندوؤں کے تہواروں کے مواقع میں قریب علاقوں کے طلباء کو گھر بھیج دیتے اور ہم جیسے دور علاقوں سے آئے ہوئے طلباء کو ہاسٹل کے باروچی سے اپنی جیب سے پیسے دے کر مٹھائیاں وغیرہ بنوا کر کھلاتے۔ Ganesh پوجا اور سرسوتی پوجا کو بڑی شان سے منانے کی رغبت دلاتے۔ پوجا کے وقت دروازے کے سامنے کرسی پر بیٹھ کر پوجا دیکھتے اور ھندو عقیدہ کے مطابق پنڈت جی کو پوچھتے کہ آگ کی لو ٹھیک اوپر اُٹھ رہی ہے یا نہیں اس بار امتحان کا نتیجہ کیسا ہوگا؟ پنڈت جی ہر سال کی طرح ایک ہی جواب دیتے سر دیکھئے! لو کتنا اوپر اٹھ رہی ہے نتیجہ اچھا ہوگا۔ اس پر سر خوش ہو جاتے اور ہم بھی خوش ہو جاتے۔

ہر ہفتہ اسکول میں Debating ہوتا تھا۔ شام کو ہاسٹل میں ہوتا تھا۔ کبھی کبھار ہیڈ ماسٹر صاحب ہاسٹل کی طرف نکل آتے تھے تو Debating کے بجائے مختلف شو ہوتا تھا۔ ہم تین چار ایٹرز نے مل کر ایک ٹیم کی تشکیل دی ہوئی تھی ہم نئی نئی کہانیوں کو اپناتے تھے اور اسی کے مطابق مزاحیہ پروگرام پیش کرتے جو کہ لوگوں کو بہت پسند آتا۔ ہیڈ ماسٹر صاحب کو پتہ لگتا تو آپ کہتے ارے انھو تمنے کیا کچھ نیا تیار کیا ہے پیش کرو۔ بہت مزہ آتا ہم بڑے لطف اندوز ہوتے۔ کبھی سر کے تعلق سے میں مزاحیہ گیت لکھ کر پڑھتا تو سر سمجھ جاتے کہ یہ میرے تعلق سے ہے اور آپ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو جاتے اور اس دن پروگرام وہیں ختم ہوتا۔

محترم ہیڈ ماسٹر صاحب بڑی کلاس میں تاریخ اور انگریزی (2) paper پڑھاتے تھے اور یونیورسٹی میں پرچہ تاریخ کے ہیڈ Examiner تھے۔ آپ کی ایک کتاب The Popular History of India کے نام سے موسوم ہے یہ کتاب انگریزی میں ہے۔ میرے پسندیدہ مضامین تاریخ اور انگریزی تھے۔ میں نے تاریخ کے مضمون میں ایک نوٹ لکھا تھا جو کہ سر کو بہت پسند آیا تھا۔

ہم طلباء ناٹک اور دوسرے پروگرام تیار کر کے پیشکرتے جو کہ لوگوں کو بہت پسند آتے سر ہم کو تاکید کرتے کہ اچھا پروگرام ہونا چاہئے۔ ایک بار آپ نے کہا تھا کہ یہ پروگرام اچھا ہونا چاہئے اگر یہ پروگرام اچھا نہ ہوا تو میرا سر نیچا ہو جائے گا۔ ہم لوگ کھیل کے میدان میں بھی ہمیشہ آگے رہتے تھے فٹ بال میں ہمارا اسکول بڑے بڑے اسکولز کیساتھ مقابلہ میں حصہ لیتا حتیٰ کہ کٹک کے پولیس کلب کے ساتھ بھی مقابلہ میں حصہ لیا ہے۔ ہم ہمیشہ اسکول کی عزت کو اپنی عزت خیال کرتے تھے اساتذہ و طلباء کے درمیان مربوط محبت کچھ یوں تھی کہ گویا باپ بیٹے کی محبت آہ! وہ کیا زمانہ تھا۔

ہمارا میٹرک کا سالانہ امتحان شہر کٹک میں ہوتا تھا۔ ایک دفعہ یوں ہوا کہ تاریخ کا پرچہ چل رہا تھا سوال یہ آیا ہوا تھا کہ ''ہندوستان کی پہلی جنگ آزادی کی وجوہات کیا ہیں؟'' پہلی جنگ آزادی کے نیچے لکیر ڈال کر میں نے نزدیک کے طالب علم کو دکھلایا انہوں نے غدر (Sepoy Mutiny) بتلایا۔ جواب میں میں نے 19 عدد وجوہات لکھیں۔ پھر یہ ہوا کہ امتحان ہال میں اڑیسہ کے مشہور ہیڈ ماسٹر للت موہن گھوش اور ان کے آگے آگے ٹہلتے ہوئے Invigilator پہنچے۔

''پہلی جنگ آزادی'' کے نیچے لکیر کھینچنے کی وجہ پوچھی گئی اور Invigilator نے کہا کہ تم نقل کرتے ہو کیوں لکیر ڈالی ہے؟ اور باہر چلے گئے۔ اسی اثنا میں میں نے ان تمام سوالات پر جن کے جوابات لکھے تھے سوال کے پرچہ میں لکیریں ڈال دیں۔ آگے جب اس تعلق سے مجھے پوچھا گیا تو میں نے بتایا کہ جو سوالات میں نے حل کئے ہیں میں نے انکے نیچے لکیریں کھینچ رکھی ہیں۔ میرے اس بیان کی تصدیق کیلئے سپرنٹنڈنٹ صاحب نے میرا Answer Paper دیکھا پھر ان کو تسلی ہوگئی اور انہوں نے کہا کہ اس طرح کی لکیریں Question Paper کے اوپر مت ڈالو تم تو ''منعم'' کے شاگرد ہو تم کو اتنی سی بات نہیں معلوم! چلو اب لکھو ڈرو مت...

اس دوران میں خوفزدہ تھا پسینہ سے شرابور اس واقعہ سے مجھے جتنا دکھ ہوا تھا اس سے کہیں زیادہ دکھ اس بات سے ہوا کہ ایک ماہر تاریخ دان اور ہیڈ ایگزامینر کا شاگرد ہونے کے باوجود مجھے یہ دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ امتحان ختم ہوا تو باہر محترم ہیڈ ماسٹر صاحب کھڑے ہوئے انتظار کرتے نظر آئے۔ میں

باقی صفحہ ( 11 ) پر ملاحظہ فرمائیں

# ”احمدی مشن کے مبلغین نے وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں جو انکے الٰہی مشن ہونے کی تصدیق کررہے ہیں“

—— خالد مسعود ندوی کا فکر انگیز مضمون

دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کی ایک لمبی داستان ہے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ جب جب مسلمانوں کا زوال ہوا انسانی معاشرہ میں بگاڑ پیدا ہوگیا خیر امت کے لقب سے ملقب امت ہی جب اپنی ذمہ داریوں سے پہلوتہی کرنے لگے گی تو بگاڑ کا ہونا یقینی ہے آج سے دوسو سال کی تاریخ پر اگر ہم نظر ڈالیں تو ہم دیکھیں گے کہ ہم کتنے تباہ حال تھے مجدد الف ثانی کے تجدیدی کارنامہ نے ہی ہمکو ایک ایسے بھنور سے نکالا جسمیں ہم غرقاب ہونے والے تھے

> **احمدی جماعت کی کامیابی کی علامت ھی وہ خلافت ھے جس نے ان کو منظم کر رکھا ھے**

1857ء کی بغاوت کے بعد 1864ء تک ہزاروں علماء کو پھانسی دیدی گئی ہزاروں علماء مرعوب ہو گئے اور عیسائی بن گئے دوسری طرف آریہ سماجیوں کا اسلام پر جارحانہ حملہ نہ رکنے والے سیل رواں تھے ان حالات میں قادیان کی سرزمین سے ایک آواز اُٹھی جس کے بارے میں علامہ اقبال نے ابتداء میں کہا تھا کہ یہ آواز اسلامی سیرت کا ایک ٹھیٹھ نمونہ ہے ایک مرد کامل قادیان کی سرزمین سے اُٹھا ہے بعد میں اقبال نے کیوں چشم پوشی کی، حیرت ہے!

غلطی انسان کی سرشت میں ہے عالموں سے بھی اجتھادی غلطی ہوسکتی ہے۔ جیسا کہ ماضی میں دینی اور سیاسی غلطیاں ہوئی ہیں اسماعیل شہید کی بالاکوٹ کی جنگ ایک سیاسی غلطی ہوسکتی ہے لیکن اس غلطی سے انکے علم وفضل اور اخلاص کا انکار نہیں ہوسکتا۔ دارالعلوم دیوبند کے ایک سینئر استاد حدیث کا کہنا ہے ائمہ اربع میں سے ایک کی تردید اور ایک کی تقلید ہمارا مقصد نہیں ہونا چاہئے ہمارا مقصد احیاء دین اور احیاء سنت ہونا چاہئے۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ہماری امت کے علماء جہاں بنی اسرائیل کے انبیاء کا مقام رکھتے ہیں وہیں وہ شر وفساد کا منبع اور مخرج بھی ہونگے۔ آج کے دینی حالات کے تناظر میں اور پچھلے پچاس سال کے تناظر میں دیکھا جائے تو اس آفاقی امت کو علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل کے مصداق علماء نہیں مل سکے یہی وجہ ہے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی خدمات اور ان کے مقام کو نہیں پاسکے۔ مسیح اور مہدی کا اسلامی تصور ہے بلکہ مختلف ناموں سے مختلف مذہبوں میں اسکا تصور پایا جاتا ہے۔ جسکے انتظار میں سبھی ہیں لیکن آفاقی امت کے علماء کا مہدی کا انتظار انکی اس بدنیتی کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جو انکو کسی بڑے دنیاوی مفاد سے سبکدوش کرتی ہے اختلاف جہاں رحمت ہے وہاں زحمت بھی بن جاتا ہے۔ جب ہم میں نفسانیت غالب آجاتی ہے۔ آج کے حالات کے تناظر میں ہماری پسماندگی اور زبوں حالی کا واحد سبب ہماری نفسانیت ہے۔ جسنے ہم کو حقیقت سے دور کر دیا ہے۔ خلافت اسلام کا ایک اہم رکن ہے مسیح موعود کی حیثیت سے مرزا غلام احمد صاحب نے اس کی بنیاد ڈالی جو ہماری اجتماعی نظم کا واحد ذریعہ ہے اور جو دین و دنیا دونوں میں کامیابی کی علامت ہے احمدی جماعت کی کامیابی کی علامت ہی وہ خلافت ہے جسنے ان کو منظم کر رکھا ہے آج ہمکو کوئی اسلامی دہشت گرد کہہ رہا ہے۔ تو کوئی آئی ایس آئی کا ایجنٹ تو کوئی غدار وطن کیونکہ ہم گروہی اسلام کے علمبردار بن چکے ہیں اور اگر ایسا نہ ہوتا تو یقینی طور پر آج بھی ماضی کی طرح منارہ نور اور منارہ صدق وصفا ہوسکتے ہیں۔ ان پچاس سالوں میں ہندوستان اور دنیا کے دوسرے ملکوں نے معاشی اقتصادی اور سائنسی طور پر بے انتہا ترقی کی ہے ہم خلاء میں پرواز کرنے لگے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہم زمین پر چلنا بھول گئے ہیں۔ خصوصاً اسلامی بیلٹ کے ممالک اور ہندوستانی مسلمان اخلاقی اعتبار سے اتنے گر چکے ہیں کہ سچ اور جھوٹ اچھے اور برے میں امتیاز کرنا بھی بھول گئے ہیں۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں اسلامی جماعتیں اور مدارس نیز خانقاہیں اور امیر کل ہند اور امیر شریعت کہلانے والی قیادت رات دن گرماگرم بیانات دیتے رہتے ہیں عظیم الشان جلسے اور جلوسوں کا انعقاد کرتے رہتے ہیں لیکن حالات میں سدھار نظر نہیں آتا۔ پچاس کے قریب اسلامی ممالک میں جو معاشی اعتبار سے خوشحال بھی ہیں لیکن کسی نے آج تک دینی اور سیاسی شعور کا مظاہرہ نہیں کیا۔ ہندوستانی مسلمان ہو یا دنیا کے بیشتر مسلم ممالک کا مسلمان اگر مہدی کے انتظار میں ہے تو اس کو اپنا انتظار ختم کرنا ہوگا اور شعوری طور پر خلافت کے جھنڈے کے نیچے آکر امریکہ، برطانیہ، روس، چین، جاپان، فرانس اور جرمنی جو عالمی مسلم دشمنی میں اپنی شناخت رکھتے ہیں سے نجات حاصل کیجئے اور حدیث نبوی کے مطابق مسیح موعود کے عقیدہ کی عقدہ کشائی میں وقت برباد نہ کر کے ظاہری نشانیوں سے پہچان کر احمدی مشن کے تحت انسانیت کی عالمگیر خدمت میں لگ جائیے جو عنداللہ مقربین میں شمار کئے جانے کے لئے کافی ہے۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ ”دنیا گندی چیز ہے اسکا طالب کتا ہے“ آج ہم کو اپنی آخرت کی فکر کی بجائے گندی دنیا کی طلب ہمکو کہیں امریکہ تو کہیں برطانیہ فرانس چین جرمن کا غلام بنائے ہوئے ہیں۔ اور اپنے ملک میں کہیں کانگرسی تو کہیں جنتا دلی تو کہیں سماجوادی مسلمان بن کر مردہ جمہوریت مردہ سیکولرازم اور نام نہاد سیکولرازم کا بوجھ ڈھورہے ہیں سیاست دین سے کوئی جدا چیز نہیں ہے جدا ہو دین سے سیاست تو رہ جاتی ہے چنگیزی سیاست اللہ کے بندوں کی خدمت کے نقطہ نظر سے ہو تو وہ بھی مذہب ہے عبادت ہے اسلئے ہم جہاں کہیں بھی ہوں عراق میں ہوں افغانستان میں ہوں چیچنیا میں ہوں امریکی مسلمان ہوں ہندوستانی مسلمان ہوں دینی اور سیاسی شعور کا مظاہر کریں اسی میں ہماری مستقل کامیابی ہے مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ سیاسی شعور ہی تھا جس نے انگریزوں سے تلوار اور نیزوں کی جنگ سے قلم اور کاغذ کی جنگ نفس کی جنگ صبر کی جنگ کو اہمیت دی جہاد اسلام کی روح ہے لیکن وہ جہاد جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر سے فتح مکہ تک لڑا ہے اسمیں ہمارے لئے ان گردنوں کو گننا ضروری ہے جو اسلام کی تلوار سے کٹی ہیں۔ (معدودے چند یہ ایک تاریخی حقیقت ہے۔) اسلام گردنوں کو جوڑنے آیا ہے کاٹنے نہیں لیکن افسوس ہے کہ ہمارے اکابرین اور علمائے

> **مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ سیاسی شعور ہی تھا جس نے انگریزوں سے تلوار اور نیزوں کی جنگ سے قلم اور کاغذ کی جنگ، نفس کی جنگ، صبر کی جنگ کو اہمیت دی۔**

کرام نیز تقدس ماب شخصیتیں خواہ وہ دارالعلوم دیوبند سے تعلق رکھتی ہوں یا ندوۃ العلماء سے یا کسی روحانی جماعت اور خانقاہ سے ان میں سے ہر ایک نے الگ الگ محاذ بنا رکھے ہیں کوئی تحفظ ختم نبوت کے نام پر تو کوئی قادیانیت ایک چیلنج کے نام پر غرض کوئی تحریری اور کوئی تقریری اپنی اپنی دوکان چلا رہا ہے۔ اور اس طرح وہ اپنی سیادت وقیادت کو باقی رکھے ہوئے ہیں جو انکی دنیاوی کامیابی کی دلیل ہے۔ خیر امت کی حیثیت سے امر بالمعروف اور نھی عن المنکر اور اقامت

> **پچاس سالوں میں ہماری حالت ہمارے علماء اور نام نہاد مسلم قیادت نے بد سے بدتر کر دی ہے آپ یقین جانئے ان مسلم نمائندوں کے کرداروں سے آپ واقف ہوجائیں تو آپ کو یہ امریکہ سے زیادہ دہشت گرد نظر آئیں گے۔**

دین جو علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل کا بنیادی مقصد تھا اس سے انحراف کر کے گروہوں میں تقسیم ہو کر رہ گئے ہیں۔ برخلاف اس کے احمدیہ مشن کے مبلغین نے وہ کارہائے نمایاں انجام دیے جو ان کے الٰہی مشن ہونے کی تصدیق کرتے ہیں غیر فطری عمل مسیح موعود کے آسمان سے اترنے کے منتظر علماء کرام کا جہاں گزر بھی نہیں ہوتا احمدی مبلغین آج وہاں اپنی جماعت کی حاضری اور خدمات درج کرا چکے ہیں جو ایک خوش آئند بات ہے۔

حکومت پاکستان نے احمدی جماعت کو کافر جماعت کہہ کر سیاسی بازی گری جیسا کام کیا ہے لیکن علماء حقانی کا فرض بنتا ہے ختم نبوت کو بنیاد بنا کر جس فتوے کی تصدیق کی گئی ہے اس کو قرآن اور حدیث کی روشنی میں اور علماء سوء کی غلط بیان بازیوں کے حوالہ سے جانچ پڑتال کرتے لیکن افسوس مفاد پرستی غالب آئی اور اپنی مسلم سماج پر اجارہ داری کی بقا کیلئے قرآن و حدیث کے خلاف ایک کامل مسلم جماعت کو غیر مسلم جماعت قرار دے کر ہلاکت مول لے لی۔ ختم نبوت کوئی اختلافی مسئلہ نہیں ہے ایک عام احمدی ختم نبوت کا اسی طرح قائل ہے۔ جس طرح ختم نبوت کے نام پر (نام نہاد) قائلین ختم نبوت اسکو اپنا ذریعہ معاش بنائے ہوئے ہیں اور اپنی اجارہ داری کی خاطر مرزا غلام احمد قادیانی کی بے سرپیر کردار کشی کرتے ہیں جسکا اسلام میں کہیں بھی جواز نہیں ہے۔ یہ اہل علم کا ایک المیہ ہے کہ جس طرح وحی کا دروازہ ہم بند کر چکے ہیں اسی طرح نبوت کا دروازہ بھی ہم بند کر چکے ہیں۔ حالانکہ وہ وحی جو نعمت عظمیٰ کے طور پر آخری رسول ﷺ کو دی گئی اسکے اجراء سے مرزا صاحب بھی انکار کرتے ہیں اور وہ نبوت جس میں کاملیت اور خاتمیت ہے جسکا نزول رسول ﷺ پر ہوا اس نبوت کے دعویٰ سے دور بہت دور ہیں وہ تو صرف وفات مسیحؑ ثابت کرتے ہیں اور نزول مسیح کو رسول ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق فارسی النسل میں اپنی شکل میں تولد کا الٰہی دعویٰ کرتے ہیں اور کہتے ہیں لا مھدی الا عیسیٰ اس دعوے سے آخر کون سی بجلی ہے جو اہل ایمان کے ایمان کو خاک کرے دے رہی ہے۔ اور اس دعوے میں کون سی غیر اسلامی دعوت دی جارہی ہے جسکی وجہ سے احمدیوں کو اسلامی برادری سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ دراصل حزب اختلاف کو اس دعوت میں اپنی اجارہ داری کا خاتمہ اپنی سیادت کا خاتمہ نظر آتا ہے جسکا طلسم ایک دن ٹوٹ کر رہے گا۔ جس طرح سینکڑوں سالہ آرتھوڈاکس پادریوں کا روس میں طلسم ٹوٹا تھا اور مجبوراً غیر فطری کمیونزم نظام کو دعوت دی تھی۔ قرآن کا دعویٰ ہے کہ خدا نے آج تک اس قوم کی حالت کو نہیں بدلا۔ نہ ہو جس کو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا ہماری قیادت نے ہماری جہالت کا ناجائز فائدہ اٹھایا ہے اس لئے سب سے پہلے ہم کو قیادت کی زنجیروں کو کاٹنا ہوگا 50 سالوں میں ہماری حالت ہمارے علماء اور نام نہاد مسلم قیادت نے بد سے بدتر کر دی ہے آپ یقین جانئے ان مسلم نمائندوں کے کرداروں سے آپ واقف ہو جائیں تو آپ کو یہ امریکہ سے زیادہ دہشت گرد نظر آئیں گے۔ سیادت

باقی صفحہ ( 11 ) پر ملاحظہ فرمائیں

# معزز مسلمانان ٹمکور (کرناٹک) کے نام کھلا خط

منجانب محمد عظمت اللہ قریشی بنگلور

پچاس سال قبل گبی تعلقہ میں چند خاندان بیعت کر کے مسلم جماعت احمدیہ عالمگیر میں شامل ہوئے تھے انہی کی اولاد میں سے چند افراد گزشتہ نومبر ۲۰۰۱ء کو قادیان پنجاب میں منعقدہ جلسہ سالانہ پر تشریف لے گئے تھے یہ ایک خالص روحانی اجتماع ہے قادیان کے اس تین روزہ جلسہ تعلیم قرآن مجید۔ سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اسلام اور بنی نوع کی خدمت اور تبلیغ اسلام کے موضوعات پر تقاریر ہوتی ہیں۔ اور پنج وقتہ نمازوں کے علاوہ راتوں کو تہجد کی نمازوں میں اسلام کی ترقی اور غلبہ کی خاطر رو رو کر دعائیں کی جاتی ہیں۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ علماء ٹمکور اور ان کے حامیوں نے مسلم جماعت احمدیہ عالمگیر کو کافر قرار دیتے ہوئے دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا اور جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۱ء میں شمولیت کے بعد واپس آئے ہوئے احمدی مسلمانوں کو زبردستی مسجد میں لے جا کر مارا پیٹا ان کے اثاثے لوٹ لئے۔ اُن سے زبردستی پہلے سے لکھے ہوئے اپنے بیانات پر دھمکیوں کے ساتھ دستخط کروائے گئے۔ مختلف قسم کے جھوٹے اور گھنونے الزامات لگانے کے بعد یہ جھوٹا الزام بھی لگایا کہ یہ لوگ یہاں سے قادیان جا کر دہشت گردی کی تربیت پاتے ہیں بعد اس کے افغانستان جا کر طالبان سے مل کر جہاد کرتے ہیں۔ پولیس میں اس طرح کے بیانات دیکر ان کو زدوکوب کرایا ہے یہ ان علماء کی خدمت اسلام جس کیلئے انہوں نے ساٹھ ہزار روپیہ کی رقم عوام سے چندہ میں وصول کی۔

اہلحدیث کے عالم دین جناب نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالوی لکھتے ہیں۔ ''جب امام مہدی علیہ السلام سنت رسول کو جاری کرنے اور بدعت کو مٹانے کی جنگ میں مصروف ہونگے تو علمائے زمانہ جو اپنے فقہاء کی تقلید اور اپنے مشائخ کی اقتداء کے خوگر ہیں کہیں گے۔ کہ یہ شخص تو ہمارے دین وملت کے طریق کے برخلاف ہے اس لئے اسکی مخالفت پر کمربستہ ہو جائیں گے اور اپنی سابقہ عادت کے موافق ان کو کافر اور گمراہ قرار دینے لگیں گے۔

(حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۳)

پس ہمیں ان علماء کے فتاویٰ کفر سے کوئی خوف اور گھبراہٹ نہیں بلکہ ہمارے ایمانوں کو تازگی ملتی ہے کیونکہ ہماری تقدیر میں پہلے سے یہ امر لکھا ہوا تھا جو باذن الٰہی آج ان علماء کے ذریعے پورا ہو رہا ہے۔ اور جہاد کے متعلق مسلم جماعت احمدیہ عالمگیر کا فتویٰ یہ ہے جو بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی علیہ السلام نے آج سے ایک سو سال قبل دیا ہے۔ آپ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:-

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التواء
یہ حکم سُن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اُٹھائے گا

(درثمین اردو)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:- ''مسئلہ جہاد کو جس طرح یہ حال کے اسلامی علماء نے سمجھ رکھا ہے ہرگز وہ صحیح نہیں ہے۔ یہ لوگ جب حکام وقت سے ملتے ہیں تو اس قدر سلام کیلئے جھکتے ہیں کہ گویا سجدہ کرنے کیلئے تیار ہیں اور جب اپنے ہم جنسوں کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں تو دلوں میں جہاد کرنا فرض سمجھتے ہیں۔ اگر والی کابل نے اس ضروری اصلاح کی طرف توجہ نہیں کی تو آخری نتیجہ اس کا کابل گورنمنٹ کیلئے زحمتیں ہیں۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ ۷)

پس جماعت احمدیہ اپنے مقدس امام کے واضح احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے طالبان سے مل کر جہاد کیسے کر سکتی ہے؟ اگر کوئی احمدی مذکورہ احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جہاد کیلئے نکلتا ہے تو وہ احمدی نہیں رہ سکتا جماعت احمدیہ سے اُس کا رشتہ کٹ جاتا ہے ہم ایسے جہاد کو خودکشی اور خونریزی سمجھتے ہیں۔

القاعدہ اور جیش محمد میں کافی یکسانیت و مشابہت ہے اور دونوں دیوبندی مسلک کے پیروکار ہیں۔ پاکستان میں جمعیت العلمائے اسلام کے مدارس میں طالبان اور جیش محمدؐ دونوں کے اہل کاروں نے مل جل کر تعلیم پائی ہے...... جمعیت العلمائے اسلام نے طالبان کو ہزاروں سپاہی فراہم کئے...... اس نے جیش محمد کو امداد بھی فراہم کی جو طالبان کی کشمیری شاخ ہے جیش محمد کو انہی کٹر قوانین وضوابط پر یقین ہے جنہیں طالبان نے افغانستان میں نافذ کئے ہیں۔ (سالار ویکلی بنگلور ۲۰۰۱-۱۰-۲۷) وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور ان کا نکل آیا۔

پس مخالفین جماعت احمدیہ کو 'جہاد' مبارک ہو جس کا نتیجہ ذلت وخواری و رسوائی ہے۔

ان شریر اور فتنہ پرور ملاؤں کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ یہ ہے:- ''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.....ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین ہونگے۔ ان میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور انہیں میں لوٹ جائیں گے یعنی تمام خرابیوں کا وہی سرچشمہ ہونگے''۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم)

اس محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے فتوے کے بعد تو کسی فتوے کی ضرورت نہیں ویسے اسلام کے سب فرقے ایک دوسرے کے نزدیک کافر ہیں۔ پھر بھی دیوبندیوں کی نقاب کشائی ضروری ہے۔ مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی عربی میں فتویٰ دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''یعنی یہ سب گروہ (یعنی گنگوہیہ تھانویہ نانوتویہ و دیوبندیہ وغیرہ) اجماع اسلام کے رُو سے کفار اور مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں''۔

(حسام الحرمین صفحہ ۲۴)

''دیوبندیوں کی کتابیں اس قابل ہیں کہ ان پر پیشاب کیا جائے ان پر پیشاب کرنا پیشاب کو مزید ناپاک کرنا ہے۔ اے اللہ ہمیں دیوبندیوں یعنی شیطان کے بندوں سے پناہ میں رکھ۔''

(حاشیہ سبحان السبوح صفحہ ۷۵ بحوالہ کتاب بریلویت صفحہ ۲۸۰)

اگر ایک جلسہ میں آریہ و عیسائی اور دیوبندی قادیانی وغیرہ جو اسلام کا نام لیتے ہیں وہ بھی ہوں تو وہاں بھی دیوبندیوں کا رد کرنا چاہئے کیونکہ یہ لوگ اسلام سے نکل گئے ہیں مرتد ہو گئے اور مرتدین کی موافقت بدتر ہے کافر اصلی کی موافقت سے''

(ملفوظات احمد رضا ۳۲۶،۳۲۵)

ایک جگہ لکھا ہے کہ: ''دیوبندی عقیدہ والوں کی کتابیں ہندوؤں کی پوتھیوں سے بدتر ہیں ان کی کتابوں کو دیکھنا حرام ہے۔ البتہ ان کتابوں کے ورقوں سے استنجاء نہ کیا جائے۔ حروف کی تعظیم کی وجہ سے نہ کہ ان کتابوں کی نیز اشرف علی کے عذاب اور کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے''۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۶)

ان مکروہ اور غیر اسلامی فتووں کو نقل کرتے ہوئے دل اندر سے کُڑھتا ہے مگر کیا کریں ان مولویوں نے خدا اور رسولؐ کے نام پر اتنا ستایا ہے کہ مجبوراً ان کی اصلیت کو عوام کے سامنے لانا ضروری ہو جاتا ہے۔ حالانکہ نہ ہم نے کسی کو ستایا نہ ظلم کیا نہ کسی کے گھر لوٹے نہ آگ لگائی نہ مسجدوں میں نمازیوں پر گولیاں چلائیں نہ نعشوں کو قبرستانوں میں دفن کرنے سے روکا برخلاف ان مولویوں کے یہ سارے ظلم ہمارے ساتھ روا رکھے ہوئے ہیں۔ جو کفار نے ابتدائے اسلام میں مسلمانوں پر کئے تھے۔ پھر بھی یہ مسلمان اور ہم کافر؟

معزز مسلمانان ٹمکور سے ہم پوچھتے ہیں کہ آخر ہمارا جرم کیا ہے؟ ہماری جماعت ایک خالص امن پسند اسلامی جماعت ہے ہم سچے اور پکے مسلمان ہیں ہم دہشت گردی پر ایمان نہیں رکھتے۔ مسلم جماعت احمدیہ عالمگیر اسلام کے پانچوں ارکان پر ایمان رکھ کر حتی المقدور ان کی بجاآوری میں لگی ہوئی ہے عقیدے کے لحاظ سے ہم میں اور دیگر مسلمانوں میں کچھ فرق نہیں سوائے اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں اسلام کی سربلندی اور غلبہ اسلام کیلئے امام مہدی و مسیح موعود کا ظہور ہوگا۔ اے مسلمانو! اگر تمہیں برف کی سلوں پر سے گھٹنوں کے بل جانا پڑے تو جاؤ اُسے میرا سلام پہنچاؤ اور اُس کی بیعت کرو کیونکہ وہ خدا کا مقرر کردہ خلیفہ اور اس کی طرف سے ہدایت یافتہ ہے۔ (مسند احمد بن حنبل)

مسلم میں بھی یہ حدیث ملتی ہے۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے باذن الٰہی آج سے تقریباً ایک سو دس سال قبل دعویٰ فرمایا کہ آپ وہی امام مہدی و مسیح موعود ہیں جس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں میں موجود ہے۔ افراد جماعت احمدیہ نے حضرت مرزا صاحب کو اپنے دعویٰ میں سچا پایا اور قبول کر لیا۔ شاید آپ مسلمانان ٹمکور تک امام مہدی کا پیغام نہ پہنچا ہو یا شاید کسی اور کا آپ کو انتظار ہو۔ اس لئے آپ نے قبول نہیں کیا ہے جب آپ کے اپنے عقیدوں کے مطابق وہ آئینگے تو آپ کو بھی قبول کرنا ہی پڑے گا کیونکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ اس پر مولویوں کا تیخ پا ہو کر مار پیٹ کرنا گالی گلوچ کرنا غلط اور جھوٹے الزامات لگا کر ظلم و زیادتی کرنا یہ کونسا اور کہاں کا اسلام ہے یہ ہماری سمجھ سے بالا ہے۔ ہم آنحضرتؐ کے حکم کو مان کر کافر اور یہ لوگ حضور اکرمؐ کے حکم کا انکار کر کے مسلمان۔ یہ کیسے مسلمان ہیں غور کریں۔

آج جماعت احمدیہ دنیا کے ایک سو چوہتر ملکوں میں پھیل کر امن وسلامتی پیار و محبت کے ساتھ خدا کے بندوں کی خدمت کرتے ہوئے اسلام کی حسین اور پُرامن تعلیمات کے ذریعہ تبلیغ اسلام کر رہی ہے ہماری اس تبلیغ سے ہر سال لاکھوں کروڑوں لوگ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو رہے ہیں۔ آپ اپنے مولوی صاحبان سے پوچھیں کہ انہوں نے امسال کتنے مسلمان بنائے ہیں؟ یا ان سے پوچھیں کہ کتنوں کو کافر قرار دیکر اسلام سے باہر نکالا ہے اور ان کے گھروں کو لوٹا ہے؟

جماعت احمدیہ نے دنیا کی ترپن زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ کرا کے تقسیم کیا ہے۔ یہ سعادت تو سعودی حکومت کو بھی نصیب نہیں ہوئی۔ جماعت احمدیہ نے دنیا کی ایک سو زبانوں میں اسلامی لٹریچر اور سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شائع کیا ہے۔ اب تک ہزاروں مساجد تعمیر کر چکی ہے۔ جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل یہ ہے کہ صرف اس جماعت میں ہی خلافت کا نظام جاری ہے اور جماعت ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر جمع ہے۔ جماعت کا ہر فرد اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ چندے کی صورت میں جماعت کو ادا کرتا ہے۔ جس سے تبلیغ اسلام کے کام انجام پاتے ہیں۔ جماعت کا ایک خالص اسلامی چینل ٹی وی بھی ہے جو MTA یعنی مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے نام سے ۲۴ گھنٹے دنیا کے ساتوں براعظموں میں تبلیغ اسلام کے علاوہ مختلف اسلامی تعلیمات وتحقیقات و معلومات دکھاتا ہے یہ سات زبانوں میں دکھایا جاتا ہے۔ اگر یہ سب کچھ غیر اسلامی اور کفر ہے تو براہ کرم مولوی صاحبان اور ان کے حامیان سے پوچھیں کہ ان کے نزدیک اسلام کیا ہے اور تبلیغ اسلام کسے کہتے ہیں؟ اس کے علاوہ پچاسوں ہسپتال اسکولز کالجز تحقیقاتی ادارے اور قدرتی آفات و مصائب کیلئے Humanity First کے نام کا ادارہ ہے جو بنی نوع انسان کی خدمت پر معمور ہیں۔ مولوی سے پوچھیں اس نے کیا کیا ہے سوائے مسلمانوں میں فساد مچا کر چندے اینٹھ کر کھانے کے۔ برائے مہربانی ان لوگوں کو سمجھائیں کہ یہ پاکستان نہیں ہندوستان ہے یہاں ہر فرقہ اور ہر مذہب کے لوگوں کے لئے آزادی ہے معصوم مسلمانوں کو اشتعال دلا کر

باقی صفحہ ( ۱۱ ) پر ملاحظہ فرمائیں

# جنوبی ایشیائی ملکوں میں خواتین کی حالت

## ☆5 میں سے 3 ناخواندہ ☆84 فیصد حاملہ خون کی کمی کا شکار ہیں

## UNDP کی خصوصی رپورٹ

لاہور......جنوبی ایشیائی ملکوں میں 5 میں سے 3 خواتین ناخواندہ اور 84 فیصد حاملہ خون کی کمی کا شکار ہوتی ہیں۔خطے میں 5 سال سے کم عمر کی 46 فیصد بچیاں کم خوراکی کا شکار ہیں جبکہ زچگی کے صرف 29 فیصد کیسز ہی تربیت یافتہ دائیوں کے ہاتھوں ہوتے ہیں۔اقوام متحدہ کے ترقیاتی ادارے (یو این ڈی پی) ہیومن ڈیولپمنٹ رپورٹ 2000 کے مطابق خواتین کی ترقی کی رینکنگ کے اعتبار سے بھارت دنیامیں 108 ، پاکستان 115 ، بنگلہ دیش 121 ، نیپال 119 اور سری لنکا 68 ویں نمبر پر ہیں۔جبکہ پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش اور سری لنکا میں خواتین کی حکمرانی بھی ان ملکوں میں خواتین کی تقدیر تبدیل نہیں کرسکی۔رپورٹ کے مطابق جنوبی ایشیا کے سات ملکوں بھارت، پاکستان، بنگلہ دیش، سری لنکا، نیپال، بھوٹان اور مالدیپ میں بسنے والی 643 ملین خواتین ان مفلوک معاشروں میں مرد ذات کے متوازی حقوق اور وسائل کی منتظر ہیں۔جبکہ خواتین کی ترقی کا پیمانہ انسانی ترقی کے پیمانے سے بہت نیچے ہے۔رپورٹ کے مطابق دنیا کے 143 ممالک کے دستیاب اعداد و شمار کی روشنی میں مرتب کردہ خواتین کی ترقی کی رینکنگ کے مطابق مالدیپ 72 اور بھوٹان 118 ویں نمبر پر ہے۔خطے کے ان ملکوں میں خواتین کو حاصل کمتر اہمیت کے پیش نظر صنف نازک بے شمار مسائل کی شکار ہے۔انھیں اچھی خوراک، تعلیم اور صحت کی بنیادی سہولتیں مہیا کرنے میں امتیاز برتنے کے ساتھ ساتھ اجرت اور فیصلہ سازی کے عمل میں بھی اہمیت نہیں دی جاتی۔

یونیسیف کی رپورٹ ''دی اسٹیٹ آف دی ورلڈ چلڈرن 2001ء'' سے علاقے میں تولیدی صحت کی صورتحال کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جنوبی ایشیا میں اوسطاً شادی شدہ خاتون 3.4 بچوں کو جنم دیتی ہے اور ورلڈ بنک کی ڈیولپمنٹ رپورٹ 2000/2001 کے مطابق جنوبی ایشیا میں 15 سے 49 سال کی 49 فیصد شادی شدہ خواتین بہبود آبادی کے طریقوں کا استعمال کرتی ہیں۔صحت کی محدود سہولتوں کی موجودگی اور ان سے بروقت استفادہ میں حیل و حجت کی روش اور ناقص و کم خوراک کے باعث خطے میں ہر سال 2 کروڑ 9 لاکھ 63 ہزار بچیاں اپنی زندگی کی پانچویں بہار تک دیکھ نہیں پاتیں۔''تعلیم سب کیلئے'' ایک عالمی تحریک کی صورت میں دنیا کے تمام ممالک میں جاری ہونے کے باوجود آج بھی جنوبی ایشیا کی کل ناخواندہ آبادی 63 فیصد خواتین پر مشتمل ہے۔جبکہ پرائمری سکول نہ جانے والے بچوں کا 71 فیصد بچیوں پر مبنی ہے۔عالمی ادارہ اطفال کی رپورٹ کے مطابق جنوب ایشیا کے ملکوں میں بالغ خواتین میں خواندگی کی شرح 43 فیصد ہے۔خطے میں پرائمری سکول جانے والی عمر کی 64 فیصد بچیاں اسکولوں میں داخل ہوتی ہیں اور پرائمری سکول جانے والی 54 فیصد بچیاں اپنی پرائمری تعلیم مکمل کرتی ہیں۔جبکہ ہائی اسکول میں داخلہ کے وقت یہ صورت حال مزید تشویشناک ہو جاتی ہے۔علاقے کی پرائمری پاس بچیوں کا صرف 42 فیصد ہائی اسکولوں میں داخلہ لیتا ہے۔دنیا میں روایتی تعلیم کے ساتھ ساتھ فنی تعلیم پر زور دینے کا مقصد روزگار کے حصول میں نوجوانوں کیلئے آسانیاں پیدا کرنا ہے۔لیکن بدقسمتی سے جنوبی ایشیا میں فنی تعلیم حاصل کرنے والے طالب علموں میں خواتین کا تناسب 17 فیصد ہے۔اور علاقے کی حکومتیں خواتین کی فنی تعلیم پر اپنے تعلیمی بجٹ کا ایک فیصد سے بھی کم حصہ خرچ کرتی ہیں۔جنوبی ایشیا میں پروفیشنل اور ٹیکنیکل ورکرز میں خواتین کی شرح 21.7 فیصد ہے۔اور خطے کی 187 ملین خواتین پر مشتمل لیبر فورس کا 12 فیصد گھریلو معاونین کے طور پر کام کرتی ہیں جن کا انھیں کوئی معاوضہ نہیں ملتا۔جنوبی ایشیا میں خواتین کے کام کرنے کا دورانیہ مردوں کی نسبت زیادہ ہے۔خطے کی خواتین روزانہ 10 سے 12 گھنٹے کام کرتی ہیں جبکہ مردان سے 2 سے 4 گھنٹے کم کام کرتے ہیں۔لیکن اس کے باوجود خواتین کو ملنے والی اجرت مردوں سے کم ہوتی ہیں، مردوں کے مقابلے میں جنوبی ایشیا کی خواتین کا آمدن میں حصہ 33 فیصد ہے۔اس خطے کی فیصلہ سازی میں خواتین کی محدود شرکت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہیکہ جنوبی ایشیا میں پارلیمنٹ کی صرف 7 فیصد نشستیں خواتین کے پاس ہیں جبکہ کابینا کے 9 فیصد ارکان خواتین ہیں۔عدلیہ کے 6 فیصد عہدے خواتین کے پاس اور سول سرونٹس کا 9 فیصد خواتین پر مشتمل ہے۔خطے کے ممالک میں خواتین سے برتے جانے والے امتیازی رویے کے باعث جنوبی ایشیا میں 100 مردوں کے مقابلہ میں خواتین کی تعداد 94 ہے جبکہ دنیا میں 100 مردوں کے مقابلہ میں خواتین کی تعداد 106 ہے۔

## اعلان نکاح

☆ مورخہ ۱۲-۱-۲۰۰۲ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے مکرم محمد سرور رضا خان صاحب ابن مکرم محمد اظہر خان صاحب ساکن برہ پورہ بہار کا نکاح مکرمہ زکیہ پروین صاحبہ بنت مکرم ابرار حسین خان صاحب مرحوم ساکن برہ پورہ بہار کے ساتھ مبلغ ۵۱۰۰۰ روپے حق مہر پر مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔اعانت ۵۰ روپے۔

(محمد انور رضا خان برہ پورہ بہار)

## درخواست دعا

● مکرم عبد الحمید صاحب چوہدری آف لاہور کو انجائینا کی تکلیف ہے اس عارضہ سے کامل شفایابی کیلئے نیز موصوف کے دو بیٹوں مکرم عبد السلام صاحب طاہر اور مکرم عبد الرؤف صاحب نے جکارتہ (انڈونیشیا) میں ریسٹورنٹ کھولا ہے اس کاروبار میں خیر و برکت کے لئے اسی طرح موصوف کی ایک بیٹی کے لئے کچھ مشکلات ہیں انکی مشکلات کے ازالہ کے لئے اور اپنی اہلیہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

● مکرم شیخ اثمار احمد زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ لاہور کی شادی کو سترہ سال کا عرصہ ہوا ہے تا حال اولاد کی نعمت سے محروم ہیں نیک اور صالح اولاد نرینہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔(مینجر بدر قادیان)

☆ مکرم ماسٹر مقصود احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ چارکوٹ (جموں) اپنے والدین، بہن بھائیوں اور بیوی بچوں کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، دینی و دنیاوی ترقیات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔

☆ اس وقت ریاست جموں کشمیر کے حالات بہتر نہیں ہیں۔تمام احباب جماعت کی خصوصی حفاظت، صحت و سلامتی، دینی و دنیاوی ترقیات، پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

(نثار احمد کاملؔ حال مقیم قادیان)

☆ خاکسار کی اہلیہ ذہنی بیماری کی وجہ سے اکثر بیمار رہتی ہے۔کامل شفایابی کے لئے نیز خاکسار کی صحت و تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔اعانت۔۵۰ روپے۔

(راجہ نصیر احمد خان۔نونہ مئی۔کشمیر)

| بقیہ صفحہ: | (7) |
|---|---|

ناگہاں رو پڑا۔اشک بہہ پڑے میں قدرے بے قابو ہو گیا سر نے پوچھا کیا ہوا میں نے کہا کہ سر غدر پہلی جنگ آزادی ہے یہ آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟ سر نے کہا کہ کیا ہوا میں نے کہا وہ دوسرے سر آج مجھے Expel کر دیتے میری حالت وہی بے قابو سی تھی اس پر سر نے کہا کیا ہوا! چلو! جب تم آگے کتاب لکھو گے تو لکھ دینا کہ غدر پہلی جنگ آزادی ہے۔

پھر آپ مجھے دکان کی طرف لے گئے اور نہ جانے کیا کچھ کھلا بیٹھے۔

سر کی وہ بات کب تک یاد رہتی بات ذہن سے نکل گئی پھر اچانک ۱۹۵۱ء یا ۱۹۵۲ء Ramakrishna پوری Library میں مطالعہ کے دوران آپ کی بات یاد آگئی۔کارل مارکس کی کتاب میں صاف لکھا تھا کہ غدر سب سے پہلی جنگ آزادی ہے۔اس بات پر میں چونک گیا۔سر یاد آئے۔پھر مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے دل مشتاق ہوا زبان گویا ہوئی قلم موتی بکھیرنے کو مستعد ہوا پھر یکے بعد دیگرے انقلابی تاریخی کتاب تصنیف ہوتی گئی حتیٰ کہ یہ سلسلہ آج بھی جاری و ساری ہے اس کے پیچھے بلا شک وشبہ بلا تردد محترم ہیڈ ماسٹر صاحب کی قربانی مخفی ہے ان کی شفقت و مروت بھرے سلوک نے بہت آگے جانے کی رغبت دلائی اور مشکلات کی راہیں ہموار کیں۔محترم ہیڈ ماسٹر صاحب صرف میرے استاد نہیں بلکہ میرے لئے معزز ہستی ہیں سدا کیلئے احترام کے قابل ہیں قابل ستائش ہیں۔(چتر وٹیلہ ڈائمنڈ جوبلی نمبر ۲۰۰۱ء)

| بقیہ صفحہ: | 9 |
|---|---|

فساد کرانا قانوناً جرم ہے ان مولویوں کے ساتھ اپنی کرتوتوں کی وجہ سے نوکری سے برطرف ایک لکچرار بھی ہے۔جو آج کل مولویوں سے ہاتھ ملا کر جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیز مضامین لکھتا ہے۔

| بقیہ صفحہ: | (8) |
|---|---|

کے نام پر اجارہ داری کے نام پر جماعتیں نہیں گردہ بن چکے ہیں لیبل انکے خوشنما ہیں جمعیۃ علمائے ہند قوم فروشی خفیہ اسکیم جماعت اسلامی حکومت الٰہیہ کے جھوٹے دعوے دار جسکے قول اور فعل میں تضاد اور تحریروں کی برفباری اور انکی تجارت تبلیغی جماعت زمین سے نیچے اور آسمان سے اوپر کے سوا سوچنا بھی گناہ مسلم پرسنل لاء بورڈ مسلم مجلس مشاورت ملی کونسل ان میں سے ہر ایک مسلم مسائل میں اضافہ کے سوا اور کچھ بھی تو نہیں کیا ان میں سے ہر ایک کی انفرادی زندگی کا جائزہ لیں تو ان کا مقصد دعوت الی اللہ نہیں مسلم مسائل پر سنجیدہ غور و فکر نہیں بلکہ خفیہ دروازوں سے سیادت اور اقتدار کے ذریعہ لوگوں کو بیوقوف بنا کر انکے مال اور اسباب سے عیش و آرام کو فوقیت دینا ہے جبکہ احمدی مشن میں کہیں بھی ایسا کوئی سقم نہیں پایا جاتا ہے۔

### ولادت اور درخواست دعا

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے عزیز شریف الحسن صاحب استاذ مدرسۃ المعلمین کو ۱۷ دسمبر ۲۰۰۱ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام ''باسمہ ندرت'' تجویز فرمایا ہے۔

نومولودہ مکرم محمد عادلؔ صاحب آف قادیان کی پوتی اور مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ و مینجر بدر کی نواسی ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود بچی کو نیک صالحہ اور خادم دین بنائے۔آمین۔(ادارہ)

مسلمانوں میں جو عام اخلاقی بیماریاں پل رہی ہیں وہ انہیں دکھائی نہیں دیتیں۔پس ان کو سمجھائیں اور روکیں۔آج اتحاد کی ضرورت ہے فساد کی نہیں۔

## منقولات

### سعودی عرب اور فتویٰ جہاد پر پابندی

سعودی عرب کے وزیر مذہبی امور شیخ صالح الشیخ نے کہا ہے جہاد کرنے کا واحد اختیار سعودی حکمرانوں کے پاس ہے۔ کسی کو خود جہاد کا اعلان کرنے کا اختیار نہیں۔ (روزنامہ دن۔ لاہور۔ ۲۱، اکتوبر ۲۰۰۱ء صفحہ ۱۔۴)

### مسلمان ہونے کا اقرار کرنے والے کو مفتی کے سرٹیفکٹ کی ضرورت نہیں

پاکستان کی لاہور ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ جو شخص اپنی زبان سے مسلمان ہونے کا اقرار کرے اسے کسی مفتی کا سرٹیفکٹ پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔

جسٹس اعجاز چوہدری نے یہ ریمارکس ایک حاضر سروس میجر سرفراز کی اخراج مقدمہ کی رِٹ درخواست منظور کرتے ہوئے دئے۔ (روزنامہ دن لاہور ۲۴ اکتوبر ۲۰۰۱ء صفحہ ۸ کالم ۵)

### جمیعۃ العلماء۔ دیوبندی اور جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے علماء اپنے "امیر المؤمنین" کو افغانستان میں چھوڑ کر اور خود جہاد سے منہ موڑ کر اب پاکستان میں کیوں بیٹھے ہیں

(مولانا احترام الحق تھانوی)

پاکستان کی ایک مشہور مذہبی جماعت "جمیعت علماء اسلام" کے مشہور رہنما مولانا فضل الرحمٰن جو پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت میں وفاقی وزیر کے عہدہ پر فائز رہے اور جو "طالبان" کے استاد ہونے کی شہرت بھی رکھتے ہیں انہوں نے اخبار 'جنگ' سے ٹیلیفون پر بات کرتے ہوئے کہا کہ......

"افغانستان پر امریکی حملے کے بعد اب تمام پاکستانی مسلمانوں پر جہاد فرض ہو چکا ہے۔ جمیعت علماء اسلام لاکھوں کارکنوں کو جہاد پر بھیجنے کی تیاری کر رہی ہے۔ حکمران طبقہ اسلامی حکومت کو ختم کرنے کی سازش میں شرکت کرنے اور ظالم و جابر امریکہ کی مدد کرنے کی وجہ سے مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں رہا۔ اس لئے مسلمانوں پر ان کی اطاعت واجب نہیں"

اسی خبر میں یہ فتویٰ بھی درج ہے کہ جامعہ نصرت اسلام کے مہتمم مولانا سرفراز خان صفدر کے نزدیک "علماء کا فتویٰ جہاد نہ صرف صحیح بلکہ واجب الاطاعت ہے" اور بھی متعدد علماء جہاد کی فرضیت کا فتویٰ جاری کر چکے ہیں مگر یہ بات بہت ہی عجیب ہے کہ یہ علماء خود اپنے واجب الاطاعت فتویٰ پر عمل نہیں کر رہے اور افغانستان کی جنگ میں شامل ہونے کے بجائے کلاشنکوف بردار محافظوں کے سائے میں پاکستان میں بدامنی پیدا کرنے میں مشغول ہیں۔

اسی وجہ سے جنرل غلام عمر اور مولانا احترام الحق تھانوی کو موقع مل گیا ہے کہ وہ ان جمیعۃ العلماء اور دیوبندی اور جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے علماء سے پوچھیں کہ جہاد کا فتویٰ دینے کے بعد یہ لوگ اپنے "امیر المؤمنین" کو چھوڑ کر واپس کیوں آ گئے ہیں۔

### "گمراہ لوگ لفظ جہاد کا غلط استعمال کرتے ہیں اور اپنی انا کو تسکین دیتے ہیں"

﴿کونسل آف مساجد لنڈن کے جنرل سیکرٹری کا بیان﴾

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے الٰہی پروگرام کو شروع کرتے ہوئے جہاد کی حقیقت اور صحیح اسلامی تعلیم دنیا کے سامنے پیش فرمائی تو نام نہاد علماء اسلام نے لوگوں کو حضور کے خلاف بھڑکانے کے لئے اس امر کو ایک حربہ کے طور پر استعمال کیا اور بڑے تکرار و اصرار سے احمدیہ جماعت پر یہ الزام لگایا جاتا رہا کہ یہ جہاد کے منکر ہیں لہذا کافر ہیں۔ امریکہ پر دہشت گردی اور ناجائز طریق پر حملہ کے بعد اب بعض ایسے لوگوں کو بھی اس بات کی سمجھ آ گئی ہے کہ وہ جہاد کی مخصوص تشریح کرنے میں غلطی پر تھے۔ حالانکہ جہاد تو محض قتال اور جنگ کا نام نہیں ہے۔

کونسل آف مساجد لندن کے جنرل سیکرٹری اسلم اعجاز ساؤتھ بینک یونیورسٹی میں Stop the War کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں......

"ہولی وار" نام کی کوئی چیز نہیں۔ یہ دونوں الفاظ ایک دوسرے کو رد کرتے ہیں۔ اسی طرح جہاد نام کی ایسی کوئی چیز نہیں جو بے گناہ لوگوں کے قتل کی اجازت دے۔ اسلام میں جہاد کی اصطلاح خود دفاعی کے لئے استعمال کی گئی ہے اور جو گمراہ لوگ لفظ جہاد کا غلط استعمال کرتے ہیں اپنی انا کو تسکین دینے کی کوشش کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ اور اس حقیقت کو آٹھ ملین افغانوں اور دوسرے مسلمانوں کے خلاف جنگ کے لئے بہانہ کے طور پر استعمال نہ کیا جائے اسلم اعجاز نے کہا کہ یہ خطرہ موجود ہے کہ اس صورت حال سے جو ہسٹیریا پیدا ہوا ہے وہ قانون کی پابندی کرنے والے افراد پر حملوں کا جواز پیدا کر سکتا ہے۔ اور ایسا ہوا بھی ہے جس کے نتیجہ میں اقلیتی طبقہ خصوصا مسلمان گھروں کے اندر بند ہو کر رہ گئے ہیں۔ اس صورت حال سے فائدہ صرف انتہا پسندوں کو ہو رہا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا ہم اس راستے پر چل کر وہ سب کچھ تباہ کرنا چاہتے ہیں جو سیکڑوں برسوں میں تہذیب نے حاصل کیا ہے؟ کیا ہم بے گھر عورتوں، بچوں اور نہتے لوگوں کو قتل کرنے اور ان کے مستقبل کو تباہ کرنے کے لئے تیار ہیں؟ (روزنامہ جنگ لندن ۱۲ اکتوبر ۲۰۰۱ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال ☆ دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

---

شکر ہے پاکستانی مولانا صاحبان سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی اور مسیح موعود کے پیش کردہ اسلام کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ اس سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔

### پاکستان میں آج عدلیہ پر اعتماد کی وہ فضا برقرار نہیں رہی جو پہلے ہوا کرتی تھی

﴿چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر محمد جہانگیر کا اعتراف﴾

لاہور (وقائع نگار خصوصی) پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد بشیر جہانگیری نے کہا ہے کہ "کرائسس آف کنڈکٹ" کے باعث بطور ادارہ عدلیہ کی بقا کو سخت خطرہ لاحق ہے۔ خدا تعالیٰ اس ادارے کو قائم رکھے مگر اس وقت عدلیہ سخت بحران میں ہے۔ جس کے وجود کو زندہ رکھنے کے لئے ہمیں سخت محنت کرنا ہوگی اور بہت سی قربانیاں دینا پڑیں گی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز یہاں لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کی استقبالیہ تقریب میں سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے فاضل ججوں اور وکلاء سے خطاب کے دوران کیا۔ قبل ازیں لاہور ہائی کورٹ بار کے صدر میاں اسرار الحق اور جنرل سیکرٹری رانا مشہود احمد خان نے چیف جسٹس کے لئے استقبالیہ کلمات ادا کئے اور وکلاء کو درپیش مسائل سے انہیں آگاہ کیا۔ چیف جسٹس محمد بشیر جہانگیری نے اپنے خطاب میں کہا کہ انحطاط کے موجودہ دور میں ہمیں ایسے اقدامات بروئے کار لانے کی ضرورت ہے کہ ہم عدلیہ کو بطور ادارہ زیادہ فعال، مفید اور زیادہ معزز بنا سکیں۔ آج عدلیہ پر اعتماد کی وہ فضا برقرار نہیں رہی جو پہلے ہوا کرتی تھی انہوں نے فاضل ججوں پر زور دیا کہ وہ معاشرے میں خود کو زیادہ "سوشلائز" نہ کریں اور عدلیہ پر اعتماد کی فضا بحال کرنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے اس ادارہ کو اپنا خون پسینہ دیا ہے۔ اس لئے وہ کوشش کریں گے کہ عدلیہ کا وقار نہ صرف بحال ہو بلکہ بہت زیادہ آگے جائے۔ اس مقصد کے لئے وکلاء اور عدلیہ کے ارکان کو ایک دوسرے کے ساتھ عہد کرنا ہوگا کہ وہ ادارے کی عزت میں اضافہ کا باعث بنیں گے جبکہ اس مقصد کے لئے ہمیں خود کو تھوڑا بہت بدلنا بھی پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ انسان تو آتے جاتے رہتے ہیں مگر اداروں کو مضبوط رہنا چاہئے۔ ادارے مضبوط ہونگے تو ان سے وابستہ شخصیات بھی مضبوط ہونگی۔ انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے ہر صاحب اقتدار کو ایک مخصوص طبقہ گھیر لیتا ہے اور پھر وہ اسی طبقہ کی آنکھ سے دیکھتا، بولتا اور عمل کرتا ہے جس کے نتیجہ میں حل طلب مسائل بدستور موجود رہتے ہیں۔ آج انسان بہت سستا اور پلاٹ بہت مہنگے ہو گئے ہیں۔ ہم بحیثیت مسلمان صرف عبادات کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ معاملات کی جانب توجہ نہیں دیتے اور ہمارے بیشتر مسائل اسی طرز عمل کے باعث پیدا ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عبادات کا تعلق خدا تعالیٰ کی ذات سے اور معاملات کا تعلق معاشرے سے ہے۔ ہمیں آج جو معاشرتی مسائل درپیش ہیں، ان کا حل معاملات کو اہمیت دئے بغیر ممکن نہیں انہوں نے کہا کہ قیام پاکستان سے قبل ہم عملی طور پر کمزور مسلمان تھے مگر معاملات میں بہت اچھے ہوا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کیا آج ہم معاملات میں اچھے مسلمان رہ گئے ہیں؟ اس کا جواب میں آپ پر چھوڑتا ہوں

انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ بھی سوچنا چاہئے کہ کیا ہم رزق حلال کما رہے ہیں؟ قیام پاکستان سے قبل رزق حلال کی بہت اہمیت ہوتی تھی اور معاشرے کا احتساب بھی بہت سخت ہوتا تھا آج کوئی یہ سوچنے کو تیار نہیں کہ رزق حلال کی اہمیت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج مساجد میں نمازی بہت ہو گئے ہیں مگر ان میں سے کتنے ہیں جو معاملات میں بھی خود کو مسلمان سمجھتے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ عبادات پر پورا زور لگانے اور معاملات کو پس پشت ڈالنے کے باعث ہی فرقہ پرستی، ظلم و زیادتی اور قتل و غارت گری کی فضا پیدا ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملہ میں ہمارے پرنٹ اور الکٹرانک میڈیا کا بھی قصور ہے۔ اخبارات میں جو بھی مذہبی مضمون شائع ہوتا ہے اس میں اکثر ذکر عبادات کا ہی ہوتا ہے، معاملات کا نہیں اس طرح ٹیلی ویژن پر جو بھی عالم دین تقریر کرتا ہے وہ ۹۵ فیصد عبادات کا ہی ذکر کرتا ہے۔ ہمیں اپنے دلوں میں وسعت اور برداشت کا جذبہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ علماء کرام کا بھی اپنا مقام ہے۔ مگر انہیں غور کرنا چاہئے کہ آیا انہوں نے معاملات میں قوم کی رہنمائی کا فرض ادا کیا ہے یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ عدلیہ کے فاضل ججوں کو معاشرہ آج بہت اونچے مقام پر دیکھنا چاہتا ہے لوگ تو سمجھتے ہیں کہ ججوں کو فرشتہ ہونا چاہئے۔ ہم کم از کم انہیں اچھا انسان ہی بنکر دکھائیں۔ اگر ہم اس میں کامیاب ہو گئے تو ہماری دنیا اور آخرت دونوں سنور جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ اچھے منصف کا وصف یہ ہے کہ وہ سنتا ہے، بولتا کم ہے، اور یہ بہت بڑا امتحان ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ 29 دن کے لئے چیف جسٹس بنے ہیں مگر ان 29 دنوں کو وہ اپنی زندگی کا حاصل سمجھتے ہیں ان کے پاس وقت بہت کم ہے مگر تاریخیں تو ایک لمحے میں بھی بدلی جا سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں وکلاء کے شکووں کا علم ہے۔ مگر ہمارے شکووں کا وکلاء کو اس وقت علم ہوگا جب ہم باہم مل بیٹھیں گے۔ اور اس مقصد کے لئے انہوں نے بار ایسوسی ایشنوں کے دوروں کا آغاز کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مقدمات کے فیصلہ میں تاخیر کے لئے جتنی ذمہ داری عدلیہ کی ہے ہم اسے قبول کرتے ہیں۔ اس بارے میں وکلاء بھی اپنی ذمہ داری قبول کریں۔ اور پھر سوچیں کہ اس ذمہ داری میں کس کا کتنا حصہ بنتا ہے انہوں نے کہا کہ عدلیہ دو کی نہیں تین پہیوں کی گاڑی ہے۔ ایک وکلاء، دوسرا جج اور تیسرا پہیہ سائلان کا ہے مگر جج اور وکلاء اپنے تیسرے پہیے کو اکثر اہمیت نہیں دیتے۔ حالانکہ عدلیہ کا وجود اس تیسرے وجود کی وجہ سے ہی قائم ہے۔ انہوں نے کہا کہ گاڑی کے اس تیسرے پہیے (سائلان) کے مسائل اتنے زیادہ ہیں کہ ہم دونوں کو ملکر ان کے حل کی کوشش کرنا ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ آج ہم علاقائیت، لسانیت، ذات قوم اور دوسرے بہت سے خانوں میں بٹ کر رہ گئے ہیں۔ قیام پاکستان سے قبل ہمیں ایک ظالم اکثریت کا سامنا تھا۔ مگر آج ہمیں سوچنا چاہئے کہ قیام پاکستان کے 55 سال بعد ہم خود کو اس ظالم اکثریت کی جگہ پر کیوں لے گئے ہیں۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

**Subscription**
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

# The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Tel Fax :(0091)01872-20757
Tel Fax:(0091) 01872-21702

Vol : 51 Wednesday 30 Jan. 2002 Issue No. 5

## تحریک ’مسجد مارڈن یو. کے‘

سرزمین یورپ میں ایک عالیشان مسجد اور اس سے ملحق احمدیہ کالونی کی تعمیر کے وسیع منصوبہ کی تکمیل کے لئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت تحریک ’’مسجد مارڈن یو کے‘‘ پر دنیا بھر کی جماعتوں کے دوش بدوش ہندوستان کی جماعتوں نے بھی بفضلہٖ تعالیٰ والہانہ لبیک کہا ہے۔ جس کے نتیجہ میں نظارت ہذا کو اب تک ۳۱،۳۴،۸۴۷ روپے کے وعدوں اور ۱۲،۴۵،۶۹۳ روپے کی وصولی کی خوشکن رپورٹیں موصول ہو چکی ہیں۔ جبکہ اکثر جماعتوں کی طرف سے بغیر کسی معین وعدہ کے ادائیگی ہو رہی ہے۔ اللّٰھم زدفزد۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت تحریک کے لئے وعدہ جات کی ادائیگی کی مدت دو سال مقرر فرمائی ہے جس میں سے اب قریباً نصف عرصہ قریب الاختتام ہے۔ دریں حالات تمام سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے گزارش ہے کہ:-

☆ اگر آپ نے اس بابرکت تحریک میں اپنی جماعت کے انفرادی وعدوں کی فہرست نظارت ہذا کو اب تک نہیں بھجوائی تو براہ مہربانی یہ فہرست جلد تر مرتب کر کے ارسال کریں۔

☆ اگر آپ یہ فہرست بھجوا چکے ہیں تو مقررہ مدت (ختم ماہ جنوری ۲۰۰۳ء) سے پہلے پہلے ان وعدوں کی صدفی صد وصولی کے سلسلہ میں بھرپور کوشش کریں تا آپ کی جماعت کا نام بھی صدفی صد ادائیگی کرنے والی جماعتوں کی فہرست میں شامل ہو کر بغرض حصول دعا پیارے آقا کی خدمت میں پیش ہو سکے۔

☆ ۳۱-۱۲-۲۰۰۱ تک موصولہ وعدوں اور ادائیگیوں کی تفصیل جماعتوں کو بھجوائی جا رہی ہے۔ اگر آپ کو ادائیگی کے تعلق سے نظارت کے مہیا کردہ اعداد و شمار میں کوئی کمی بیشی دکھائی دے تو براہ مہربانی کوپن خزانہ کے حوالہ سے اپنی مرسلہ رقوم کی تفصیل نظارت ہذا کو بھجوائیں تا اس کی روشنی میں دفتری ریکارڈ میں درستی کی جا سکے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی تائید و نصرت فرمائے اور جملہ ادائیگی کنندگان کو اپنے بے پایاں فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

## مسجد بیت الفتوح انگلستان

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسجد بیت الفتوح انگلستان کی تعمیر کا کام بڑی تیزی سے جاری ھے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جن جماعتوں یا احباب جماعت نے انفرادی طور پر اس مسجد کی تعمیر کے لئے وعدہ جات کئے ہوئے ھیں ان کی خدمت میں درخواست ھے کہ براہ کرم اپنے وعدہ کے مطابق ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ایڈیشنل وکیل المال لندن)

### دعائے مغفرت

مکرم تجارت علی خان صاحب مرحوم آف کیرنگ ۱۹۹۹ء میں وفات پا گئے تھے ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے ان کے خویش واقارب دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (مینیجر بدر)

## ثاقب زیروی وفات پاگئے

قارئین بدر کو نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے مایۂ ناز شاعر اور کہنہ مشق صحافی ایڈیٹر ہفت روزہ لاہور تیرہ جنوری بروز اتوار لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو ایک لمبا عرصہ جلسہ سالانہ کے موقع پر نظم پڑھنے اور اپنا کلام پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوتی رہی۔ آپ سادہ طبیعت کے بڑے پرخلوص انسان تھے۔ نثر و نظم کے ذریعہ صحافت کے میدان میں غیر معمولی خدمات سرانجام دی تھیں۔ بڑے نڈر صحافی تھے۔ اپنے موقف کو مؤثر رنگ میں پیش کرتے تھے۔ کسی لومۃ لائم کی پرواہ نہیں کی ان کی صحافتی خدمات آب زر سے لکھی جائیں گی کیوں کہ کلمۂ حق کے کہنے کا انداز جراٴت مندانہ تھا۔

اللہ تعالیٰ آپ سے مغفرت و رحمت کا سلوک فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ پسماندگان میں بیوہ اور چار بیٹے چھوڑے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۵ جنوری کو آپ کی نماز جنازہ غائب مسجد فضل لندن میں پڑھائی۔

## مالیٔ سال کی آخری سہ ماہی

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے رواں مالی سال کی تین سہ ماہیاں گذر چکی ہیں اور اب اس مالی سال کے اختتام پذیر ہونے میں تین ماہ سے بھی کم عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ جبکہ بحیثیت مجموعی اکثر جماعتوں میں لازمی چندہ جات کی وصولی کی رفتار تدریجی آمد کے بالمقابل بہت سست ہے جس کا منفی اثر خزانہ صدر انجمن احمدیہ پر بھی پڑتا دکھائی دے رہا ہے لہٰذا جملہ امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ نظارت کی طرف سے ہر جماعت کو اس کے مشخصہ بجٹ بقایا سابقہ اور 31.12.01 تک وصولی کی پوزیشن بھجوائی جا رہی ہے۔ براہ مہربانی اس اعلان کی روشنی میں اپنی رفتار وصولی میں تیزی پیدا کر کے اس کمی کو جلد تر پورا کرنے کی کوشش کریں تا خزانہ کی پوزیشن مستحکم ہو سکے۔ اس سلسلہ میں جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہو رہے نظارت ہذا کے نمائندگان اور انسپکٹران سے بھی خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور بیش از بیش مقبول خدمت سلسلہ بجا لانے کی توفیق عطا فرماتا رہے آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

## سویڈن مشن کی خبریں

☆ سویڈن مشن میں نئے مبلغ سلسلہ مکرم آغا یحییٰ خان ۲۴ دسمبر ۲۰۰۱ء کو گوتھن برگ پہنچے مکرم عبداللطیف انور امیر جماعت احمدیہ سویڈن اور مجلس عاملہ نے ائرپورٹ پر ان کا استقبال کیا۔

### ’’مذہب تشدد کے خلاف ہے‘‘ سمپوزیم کا انعقاد

☆ ۲۳ جنوری کو جماعت احمدیہ اور سنٹرل لائبریری گوٹن برگ کے تعاون سے سنٹرل لائبریری کے ہال میں ایک بین المذاہب سمپوزیم کا انعقاد ہوا جس کا عنوان تھا ’’مذہب تشدد کے خلاف ہے‘‘ اس میں عیسائی، یہودی، سکھ، اور ہندو مذہب سے تعلق رکھنے والے نمائندگان نے شرکت کی۔

### مسجد ناصر گوٹن برگ میں سٹڈی گروپس کی آمد

☆ گزشتہ سہ ماہی اکتوبر، نومبر، دسمبر ۲۰۰۱ء میں ۱۹ مختلف سٹڈی گروپس مسجد ناصر میں آئے۔ ان گروپس میں سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلبا تھے۔ جو اپنے ٹیچروں کے ہمراہ آئے ان تمام افراد کی تعداد ۱۰۴ تھی جنہیں اسلام اور احمدیت کے متعلق معلومات فراہم کی گئیں۔ (سویڈن مشن کے مجلّہ ’ربوہ‘ کے شکریہ کے ساتھ)

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

✆ : SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893